

پاکستانی معیشت کی کیفیت



بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ
کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے سال 2010-11ء



بینک دولت پاکستان

سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر و چیئرمین	شاہد ایچ کاردار
رکن	ڈاکٹر وقار مسعود خان
رکن	جناب ظفر اے خان
رکن	مرزا قمر بیگ
رکن	جناب اسد عمر
رکن	جناب وقار اے ملک
کارپوریٹ سیکرٹری	محترمہ سحر باہر

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی
08 اپریل 2011ء

محترم چیئرمین،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2010-11ء پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص

(شاہد ایچ کاردار)
گورنر

جناب فاروق ایچ نانک
چیئرمین
سینیٹ
اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی
08 اپریل 2011ء

محترمہ اسپیکر صاحبہ،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2010-11ء پیش خدمت ہے۔

آپ کا مخلص

(شاہد ایچ کاردار)
گورنر

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا
اسپیکر
قومی اسمبلی
اسلام آباد

ترجمہ ٹیم

نگراں
سہیل انجم

suhail.anjum@sbp.org.pk

مترجمین
شجاعت علی
منصور احمد
عالیہ عطا کریم

shujat.ali@sbp.org.pk

mansoor.ahmed1@sbp.org.pk

alia8@sbp.org.pk

ترجمین و آرائش
ذیشان سلیمان

zeeshan.suleman@sbp.org.pk

اظہار تشکر

میں دوسری سہ ماہی رپورٹ کے منتظم مطبوعات محب کمال اعظمی کا شکر گزار ہوں۔ شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ (ای پی آر ڈی) کے پورے عملے نے اس رپورٹ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں معاونت کی۔ آئندہ ان مطبوعات کے شعبہ دار ماہرین کا اندراج ان کے تخصیصی شعبے کے مطابق کیا جائے گا۔

ڈاکٹر مشتاق خان

اقتصادی مشیر اعلیٰ۔ تشکیل پالیسی

فہرست

	1-	معاشی صورتحال اور خلاصہ	
1	1.1	عمومی جائزہ	
4	1.2	مستقبل کے امکانات	
6	1.3	خلاصہ	
	2-	حقیقی پیداوار کا شعبہ	
9	2.1	عمومی جائزہ	
10	2.2	شعبہ زراعت کی کارکردگی	
13	2.3	بڑے پیمانے کی اشیا سازی	
15	2.4	خدمات	
	3-	قیمتیں	
17	3.1	عمومی جائزہ	
19	3.2	صارف اشاریہ قیمت	
19	3.3	تھوک اشاریہ قیمت	
20	3.4	حساس قیمت اظہاریہ	
	4-	زراور پیداواری	
21	4.1	عمومی جائزہ	
22	4.2	زری مجموعے	
23	4.3	نچی شعبے کا قرضہ	
23	4.4	غیر ادا شدہ قرضے	
24	4.5	بازار زر	

5- مالیاتی صورتحال

27	5.1	عمومی جائزہ
28	5.2	اخراجات
29	5.3	محاصل
31	5.4	ملکی میزانیہ مالکاری
33	5.5	حکومت کا ملکی قرضہ

6- بیرونی شعبہ

35	6.1	عمومی جائزہ
37	6.2	جاری حسابات کا توازن
39	6.3	مالی کھاتے کا توازن
40	6.4	زر مبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ
42	6.5	تجارتی کھاتہ

فہرست اصطلاحات

1 معاشی صورتحال اور خلاصہ

1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے آغاز (اکتوبر 2010ء) پر صورتحال یہ ہے کہ اگست میں آنے والے سیلاب کی تباہی کے بعد چھائی ہوئی ناامیدی کم ہونے لگی ہے۔ اگرچہ بہت سی دشواریاں باقی ہیں اور کچھ نئی سامنے آئی ہیں تاہم یہ ضروری ہے کہ س 11ء کی پہلی سہ ماہی کے واقعات کا جائزہ لیا جائے اور یہ دیکھا جائے کہ تب سے اب تک معاملات کس نہج پر آگے بڑھے ہیں۔

اگرچہ س 11ء کی پہلی سہ ماہی پر سیلاب کا معاملہ حاوی رہا تاہم مسلسل مالیاتی مسائل جو اسٹیٹ بینک سے حکومت کی حد سے تجاوز قرض گیری کی شکل میں سامنے آتے رہے ابھی تک معیشت کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بجلی کے شعبے میں گردش قرضے اور بعد میں حکومت کی اجناسی کارروائیوں کے ایک مسئلے نے اسٹیٹ بینک اور بینکاری نظام کے لیے مشکلات پیدا کیں جو ابھی تک برقرار ہیں۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار				
میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء		
شرح نمو (فیصد)				
1	3	-5.3	جولائی تا جنوری	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
24.6	1.9	3.5	جولائی تا فروری	برآمدات (ایف او بی)
17.3	-8.2	-1.5	جولائی تا فروری	درآمدات (سی آئی ایف)
10.9	10.2	23	جولائی تا جنوری	نگین حاصل (ایف بی آر)
13.9	12.6	21.7	فروری	صارف اشاریہ قیمت (12 ماہی متحرک اوسط)
6.7	4.8	3.8	جولائی تا مارچ	نئی شعبے کا قرضہ
9.4	5.7	2.1	جولائی تا مارچ	رشد زر (زر 2) ¹
ارب امریکی ڈالر				
18.1	15.1	10.6	آخر فروری	مجموعی سیال ذخائر ²
7	5.8	4.9	جولائی تا فروری	آمدت سیلات
1.2	0.9	1.9	جولائی تا جنوری	خالص بیرونی سرمایہ کاری
فیصدی ڈی پی ³				
2.9	2.7	2	جولائی تا دسمبر	مالیاتی خسارہ
5.4	5.4	7.2	جولائی تا فروری	تجارتی خسارہ
0.05	1.7	4.9	جولائی تا فروری	جاری حسابات کا خسارہ
¹ 19 مارچ تک ² اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں ³ نسب نمائیں پورے سال کے جی ڈی پی پر مبنی				

کلی معاشی سطح پر قفل کے شکار آئی ایم ایف پروگرام نے، جس کا محور بڑھتا ہوا مالیاتی خسارہ تھا، حکومت کو مجبور کر دیا کہ اسٹینڈ بائی اریجمنٹ میں نو ماہ کی توسیع کر کے اسے ستمبر 2011ء تک لے جایا جائے۔ اب جا کر (15 مارچ 2011ء) ایک صدارتی فرمان کے ذریعے مذاکرات میں کسی قدر کامیابی ہوئی ہے۔ محاصل میں اضافے اور اخراجات میں کمی کے لیے مالیاتی اقدامات کا اعلان کیا گیا۔¹ محاصل سے متعلق اقدام میں جی ایس ٹی سے استثناء ختم کرنے اور موجودہ انکم ٹیکس گز ایلز پر مزید بوجھ ڈالنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

¹ حکومت نے 210 ارب روپے مالیت کے اقدامات کا اعلان کیا جس کے تحت اخراجات میں 120 ارب روپے کٹوتی کا منصوبہ ہے (100 ارب روپے پی ایس ڈی پی میں کٹوتی سے اور 20 ارب روپے جاری اخراجات پر قابو پانے سے بچیں گے) نیز اضافی 90 ارب روپے جمع کرنے کا منصوبہ ہے (53 ارب روپے نئے ٹیکس سے اور 37 ارب روپے رساؤ کو روکنے سے ملیں گے)

اگرچہ یہ مثبت قدم ہے تاہم اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محاصل کا مسئلہ کس قدر سنگین ہے۔ ٹیکس کی اساس کو بڑھانا بلاشبہ ساختی اصلاحات میں دشوار ترین قدم ہے جس کے لیے سب سے زیادہ سیاسی عزم درکار ہے۔ چنانچہ اس حوالے سے جمود یا مزاحمت کا احساس قابل فہم ہے تاہم یہ سمجھ لینا چاہیے کہ مستقبل میں اس سلسلے میں قابل ذکر کامیابی سے پاکستانی معیشت کے لیے راستے آسان ہو جائیں گے۔

مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کا ایک اور مثبت پہلو عالمی منڈی میں بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کی بڑھتی ہوئی قیمت ہے۔ پہلی سہ ماہی میں جو بتدریج اضافہ ہوا تھا دوسری سہ ماہی میں اس کی رفتار تیز ہو گئی جیسا کہ خام کپاس کی بنیادی قیمت سے ظاہر ہے۔² اس مثبت دھچکے، کارکنوں کی ترسیلات کی ریکارڈ آمد، تباہ کاری سے نمٹنے کے لیے ملنے والی امداد اور اتحادی سپورٹ فنڈ نے بیرونی شعبے کو سہارا دیا۔ اس سے پاکستان کے زر مبادلہ کے ذخائر ریکارڈ بلند یوں تک پہنچے، پاکستانی روپیہ مستحکم رہا، آمدنی زرعی شعبے کو منتقل ہوئی اور کئی شعبے کے قرضے کی تقسیم بڑھ گئی۔ آئندہ م س 11ء کی آخری سہ ماہی (اپریل تا جون 2011ء) میں بیرونی شعبے پر دباؤ بڑھ سکتا ہے اور تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں حالیہ رد و بدل کی وجہ سے حالات مزید بگڑ سکتے ہیں۔

جہاں تک حقیقی شعبے کا تعلق ہے اسٹیٹ بینک کی نمونے متعلق 2 سے 3 فیصد کی پیش گوئی میں پہلی سہ ماہی کے بعد سے کوئی فرق نہیں آیا ہے۔ اگرچہ کپاس اور چاول کی فصلیں سیلاب سے متاثر ہوئیں تاہم یہ اثر اتنا زیادہ نہ تھا جتنا اندیشہ تھا۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ سیلاب کے حوالے سے ایک مثبت پہلو گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ اور گنے کی بہتر فصل تھی۔ گندم کا پیداواری ہدف ڈھائی کروڑ ٹن اگرچہ زائد معلوم ہوتا ہے، توقع ہے کہ پاکستان ہدف پورا کر لے گا۔³ چاول اور گنے کے سلسلے میں بھی یہی صورتحال ہو سکتی ہے جس سے مالی سال 12ء میں معیشت متاثر ہوگی۔

تاہم اشیاء سازی کے حوالے سے توانائی (خصوصاً گیس) کی شدید قلت اور موجودہ سیاسی غیر یقینی کیفیت نے پیداواری سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالی ہے۔ علی الخصوص کھاد کا شعبہ ناکافی گیس کی بنا پر متاثر رہا ہے۔ اسی طرح بعض ٹیکسٹائل یونٹوں کو ناکافی توانائی کی وجہ سے کام معطل کرنا پڑا ہے۔ موسم گرما کی آمد پر بجلی کی قلت سنگین تر ہونے کا خدشہ ہے جبکہ گیس کی صورتحال بہتر ہونی چاہیے کیونکہ گھریلو ہیٹنگ کی ضرورت کم ہوگی۔

مثبت پہلو یہ ہے کہ پچھلے سال گندم کی بلند قیمت سے دیہی معیشت میں جو تیزی آئی وہ کپاس کی بلند قیمتوں کی صورت میں جاری ہے۔ سہمی شواہد سے اندازہ ہوتا ہے کہ گاڑیوں کی دیہی طلب توقع سے زیادہ تھی جس سے شہری شعبے میں ہدف سے کسی قدر کم طلب کی تلافی ہو گئی۔ بہر حال سیلاب کے بعد تعمیر نو کی سرگرمیوں کی توقع پوری نہیں ہوئیں جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مالیاتی کھاتوں پر پہلے ہی دباؤ ہے اور پی ایس ڈی پی میں کٹوتیاں ہوئی ہیں۔ لہذا تعمیرات کے شعبے (اور متعلقہ ذیلی شعبوں) میں معاشی سرگرمیاں توقع سے کم رہی ہیں اور اسی طرح رہنے کا امکان ہے۔

گرانی پر نگاہ ڈالی جائے تو صورتحال دلخوش کن نہیں۔ اگرچہ م س 11ء کے لیے ہمارے تخمینے معمولی سی کمی سے 14.5 تا 15.5 فیصد ہو گئے ہیں، خدشہ ہے کہ گرانی کی توقعات مضبوط ہوتی جا رہی ہیں۔ یہاں متعینہ اور غیر متعینہ قیمتوں کے درمیان امتیاز کم کرنا ضروری ہے: گرانی کے حوالے سے عام تاثر متعینہ قیمتوں کے بارے میں ہوتا ہے (مثلاً ایندھن کی خوردہ قیمتیں، بجلی کے نرخ، گندم کی سرکاری قیمت) جس پر اسٹیٹ بینک کا زیادہ

² م س 11ء کی دوسری سہ ماہی میں کپاس کی قیمتیں 44 فیصد بڑھ گئیں اور جنوری 2011ء اور 7 مارچ 2011ء کے درمیان مزید 56 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ اعداد و شمار فابری کی 7 منڈیوں کا اوسط ہیں اور ”ہارٹا ٹیکسٹائل“ سے ماخوذ ہیں۔
³ واضح رہے کہ م س 10ء میں گندم کی پیداوار 23.9 ملین ٹن رہی تھی۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہاریوں کی پیشگوئیاں			
م 11ء	م 10ء		
اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیاں	سالانہ منصوبہ بندی کے اہداف	حقیقی	
شرح نمو فیصد میں			
2 - 3	4.5	4.1	جی ڈی پی*
14.5 - 15.5	9.5	11.7	اوسط گرانٹی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
14.5 - 15.5	-	12.5	زری اثاثے (زری)
ارب امریکی ڈالر			
10 - 11	9	8.9	کارکنوں کی ترسیلات
23 - 24	20	19.6	برآمدات (ایف او بی-بی او پی ڈیٹا)
34.5 - 35.5	31.7	31.1	درآمدات (ایف او بی-بی او پی ڈیٹا)
فیصد جی ڈی پی			
5.5 - 6.5	4*	6.3	مالیاتی خسارہ
1 - 1.5	3.4	2	جاری حسابات کا خسارہ
<p>ر: مجموعی، * وفاقی بجٹ میں اعلان کردہ مجموعی مالیاتی خسارے کا ہدف، تاہم جامع وفاقی و صوبائی میزانیوں کے اعلان میں یہ بڑھ کر جی ڈی پی کا 5.3 فیصد ہو گیا۔</p> <p>نوٹ: مالیاتی اور جاری حسابات کے خساروں کے جی ڈی پی کے ساتھ تناسب کے اہداف م 11ء کی بجٹ دستاویز میں نامیہ جی ڈی پی پر مبنی ہیں جبکہ پیشگوئیاں سال کے نامیہ جی ڈی پی کے عبوری تخمینوں پر مبنی ہیں۔</p>			

اختیار نہیں ہوتا۔ تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ مالیاتی خرابیوں اور مرکزی بینک کی مالکاری کا کردار۔۔۔ جسے لوگ بجا طور پر کرنسی نوٹوں کا چھپنا سمجھتے ہیں۔۔۔ زرخوں اور اجرتوں کے تعین کے رویے میں اہم سے اہم تر ہوتا جا رہا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں گرانٹی کی توقعات غیر متعینہ قیمتیں بڑھانے میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔ اس بات کو زیادہ آسان الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مالکاری اور غیر متعینہ قیمتوں کا تعلق زیادہ واضح ہوتا جا رہا ہے۔

اگر زری پالیسی اسٹیٹ بینک سے حکومت کی قرض گیری کو مناسب طور پر روک سکے تو گرانٹی کی توقعات کو تبدیل کرنا مشکل ہوگا۔ مزید برآں اسٹیٹ بینک نجی شعبے پر بلند شرح سود کے اثر سے آگاہ ہے۔ اسٹیٹ بینک نے جنوری 2011ء کی زری پالیسی میں ریٹس کو قائم رکھنے کا فیصلہ کیا جو

منڈی کے لیے غیر متوقع تھا۔ جیسا کہ ہم اپنے پچھلے زری پالیسی بیان میں واضح کیا اس کی دو وجوہات تھیں: ایک، بیرونی شعبے کی سہولت اور دوسرے، حکومت کے ساتھ یہ افہام و تفہیم کہ وہ مرکزی بینک سے اپنی مالکاری کو آخر ستمبر 2010ء کی سطح تک محدود رکھے گی۔ مستقبل میں ہماری جانب سے مزید کارروائی کا انحصار اس پر ہوگا کہ یہ دونوں معاملات کیسے طے پاتے ہیں اور گرانٹی کی توقعات کی کیا صورت بنتی ہے۔

مالیاتی حوالے سے آر جی ایس ٹی (اور اس معاملے میں پیش رفت) کے بارے میں نہ ختم ہونے والی بحث سے اصل مسئلے کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم وسط مارچ 2011ء میں کئی اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے: (1) موجودہ انکم ٹیکس گزاروں پر 15 فیصد فلد سرچارج، (2) کھاد، کیڑے مار دواؤں، بڑیکٹروں، شکر اور پلانٹ اور مشینری پر جی ایس ٹی کا استثناء ختم کر دیا گیا ہے، اور (3) آپیشل ایکسائز ڈیوٹی 1 فیصد سے بڑھا کر 2.5 فیصد کر دی گئی ہے۔ اگرچہ ان عبوری اقدامات کی ضرورت ہے تاہم ہم اب بھی سمجھتے ہیں کہ حکومت کے محاصل کے اہداف بہت بڑھے ہوئے ہیں اور ہم اپنی اس پیش گوئی پر قائم ہیں کہ م 11ء کے لیے مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 5.5 فیصد سے 6.5 فیصد کی حدود میں ہوگا۔

ہمیں اب بھی تشویش ہے کہ عام مطالبات کو حالیہ سیاسی سہارا ملنے سے اصلاحات کے عمل میں رکاوٹیں پیدا ہوں گی، خصوصاً پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کی منتقلی کے خلاف مزاحمت، بجلی کے نرخوں، گھاسٹے میں جانے والے سرکاری کاروباری اداروں کی تشکیل نو اور آر جی ایس ٹی کے نفاذ کے حوالے سے۔

ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ خسارے کے اہداف پورے کرنے کے لیے ترقیاتی اخراجات (پی ایس ڈی پی) میں مسلسل کٹوتی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان صرف تین راہیں چن سکتا ہے: مالیاتی محاصل بڑھانے کے لیے خصوصی اقدامات، گھائے میں جانے والے سرکاری کاروباری اداروں کی اصلاح اور صارف آخر (end-user) کی زراعت ختم کرنا۔ جہاں تک محاصل کا تعلق ہے، اگرچہ آر جی ایس ٹی مرکزی نقطہ بن گیا ہے تاہم محاصل میں بگاڑ اور بھاری استثناء (مثلاً زراعت اور املاک کی غیر موثر ٹیکسیشن) پر بنجیدگی سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بیرونی شعبے کی صورتحال اطمینان بخش ہے۔ جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران پاکستان کا جاری حسابات کا خسارہ صرف 9 کروڑ 80 لاکھ ڈالر تھا جبکہ م س 10ء کی اسی مدت میں 3 ارب 2 کروڑ 70 لاکھ ڈالر کا خسارہ ہوا تھا۔ اس بہتری کے اسباب میں ڈالر کی شکل میں 20.3 فیصد کی بھرپور برآمدی نمو (ٹیکسٹائل کی بلند قیمتوں کے سہارے)، اشیاء سازی اور صارفین کی طلب کی سست رفتاری (جس کی عکاسی درآمدات کی 12.7 فیصد نمو سے ہوتی ہے) اور بھرپور ترسیلات (جوم س 10ء کے مقابلے میں 18 فیصد زیادہ ہے) شامل ہیں۔ اس کے باوجود مالی کھاتے میں خالص بیرونی رقوم کی آمد تیزی سے گھٹی ہے کیونکہ آئی ایم ایف کا پروگرام معطل ہونے سے دیگر عالمی مالی اداروں اور دوطرفہ عطیہ دہندگان سے آنے والی رقوم کم گئی ہیں۔ تاہم جاری کھاتے میں بہتری سے پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر ریکارڈ بلندی پر پہنچ گئے ہیں جبکہ پاکستانی روپیہ مستحکم ہے۔

1.2 مستقبل کے امکانات

اگرچہ ہمارے پاس جنوری تا مارچ 2011ء کے باضابطہ اعداد و شمار نہیں ہیں تاہم ابتدائی جانچ سے پتہ چلتا ہے کہ بیرونی شعبہ مستحکم رہے گا۔ ہم مالیاتی امور کے حوالے سے ہونے والی پیش رفت کے بارے میں محتاط انداز میں پرامید ہیں جیسا کہ رواں مالی سال کے دوران خسارے کو 210 ارب روپے کم کرنے کے سلسلے میں حالیہ مالیاتی اقدامات سے ظاہر ہے۔ جہاں تک بینکاری کا تعلق ہے، کپاس کی عالمی قیمتوں کے حالیہ نقطہ عروج سے نیچے آنے اور قرضوں کی موٹی طلب میں کمی کے نتیجے میں ٹیکسٹائل قرضہ جات میں اضافہ سست ہو سکتا ہے۔ یہ بھی توقع ہے کہ بینک زیادہ مالیت کا قرضہ حکومت کو دیں گے اور بلند مالیاتی خسارے اور بیرونی امداد میں رکاوٹ کی بنا پر نجی شعبے کے لیے قرضوں کی گنجائش کم ہو جائے گی۔

قبل ازیں زیر بحث آنے والے ایک نکتے پر زور دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ محاصل بڑھانے کے حال ہی میں بعض اقدامات اٹھائے جانے کے باوجود سالانہ اہداف اب بھی سست سے زیادہ لگتے ہیں۔ ان اقدامات پر عمل درآمد نہ ہو۔ کا تو بین الاقوامی مالی اداروں سے بیرونی رقوم کی متوقع آمد متاثر ہو سکتی ہے۔ ایک طرف مالیاتی دباؤ اور دوسری طرف ہدف سے کم بیرونی قومات سے ملکی مالکاری پر دباؤ بڑھ سکتا ہے، جس کے نتیجے میں یا تو نجی شعبے کے لیے قرضے کی گنجائش مزید کم ہو جائے گی یا پھر اسٹیٹ بینک سے قرض لینا پڑے گا جو ناخوشگوار عمل ہوگا اور نتیجتاً ملک کے اقتصادی مسائل حل کرنے کے لیے کیے گئے بعض مثبت اقدامات کو واپس لینا پڑ سکتا ہے۔

پاکستان کی معیشت کے مستقبل کی بہتر تفہیم کے لیے ہم چار مسائل کا ذکر کریں گے جن کا بغور جائزہ لینا ضروری ہے: (1) رینج م س 11ء میں زراعت کے حوالے سے مثبت پہلو، (2) آئی ایم ایف کے پروگرام کی حیثیت اور مالیاتی دباؤ، (3) کمرشل بینکوں کا خطرے سے گریز کاروبار، اور (4) تیل کی قیمت۔ یہ واضح ہے کہ سرمایہ کاری کا غیر یقینی منظر نامہ اور شدید بدامنی بھی (انتہا پسندی سے مقابلے کے حوالے سے) اس صورتحال کو بہت متاثر کرے گی۔

ہماری دانست میں اگست 2010ء کے سیلاب میں بے پناہ انسانی نقصان کے باوجود زرعی شعبے کے لیے ممکنہ طور پر ایک مثبت پہلو موجود ہے۔ اس سال گندم کی توقع سے بہتر فصل کے علاوہ مئی 12ء میں کپاس، گنے اور چاول کے بارے میں اچھی امیدیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حالیہ موسمی حالات اس سلسلے میں معاون ہو سکتے ہیں۔ اس موسم سرما میں غیر متوقع طور پر زیادہ برفباری کے نتیجے میں خریف کی فصلیں بہتر ہوں گی جب برف پگھلے گی جبکہ بی ٹی کپاس کے زیادہ استعمال کی بنا پر کپاس کی فصل میں بھی بہتری آئے گی۔ اگرچہ اگلی فصل کے اہداف اب تک مستحکم نہیں ہوئے ہیں تاہم توقع ہے کہ مئی 12ء کا ہدف ایک کروڑ 70 لاکھ گانٹھوں تک جاسکتا ہے جبکہ مئی 11ء کا ہدف ایک کروڑ 45 لاکھ گانٹھیں اور اصل پیداوار ایک کروڑ 17 لاکھ گانٹھوں کی ہوئی تھی۔ مئی 12ء میں جی ڈی پی کے حوالے سے مثبت پہلو خاصا نمایاں ہے بشرطیکہ ایسا ہو سکے۔

ٹیکسوں کی ادائیگی کے خلاف معاشرتی و سیاسی مزاحمت کی وجہ سے آئی ایم ایف سے مذاکرات میں پاکستان کو دشواریوں کا سامنا ہے۔ پس یہ امر باعث حیرت نہیں کہ پروگرام معطل ہے، اور بعض حالیہ ٹیکس اقدامات کو بھی بہت عمدہ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ ان کی نوعیت یکبارگی اقدام کی ہے۔ جہاں تک مستقبل کا سوال ہے، جی ایس ٹی سے استثنیٰ کی واپسی جیسے اقدامات مئی 12ء کے بجٹ کے لیے زیادہ ہمہ گیر اور بھرپور ارادوں کی نشاندہی کرتے ہیں، اس لحاظ سے ٹیکس ادا نہ کرنے والے متمول افراد کی نشان دہی ایف بی آر کی حالیہ کوششیں اچھی علامت ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حکومت اہم متعلقہ فریقوں (پاکستان کی سیاسی قیادت) کے ساتھ ان پالیسیوں پر عمل درآمد کے لیے کام کر رہی ہے جن کی مطلوبہ حمایت کی ان کے مالی و سیاسی حلقہ اثر سے توقع نہیں کی جاسکتی۔ تاہم اس سلسلے میں ہم پر امید ہیں کہ کثیر جماعتی کوششوں سے اس مشکل معاشی دشواری پر قابو پایا جاسکے گا۔ امید ہے کہ ان مالیاتی دشواریوں کے باوجود حکومت مرکزی بینک سے اپنی قرض گیری کو ستمبر 2010ء کی سطح سے نیچے رکھنے کا وعدہ پورا کرتی رہے گی۔

پچھلے نکتے سے منسلک یہ بات بھی ہے کہ حکومت سے اپنی قرض گیری کی ضروریات کمرشل بینکوں کو منتقل کرتے رہنے کی توقع ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بینک اس سے مطمئن ہوں گے کیونکہ اس سے خطرہ بہ وزن اٹانے کم ہوں گے اور غیر ادا شدہ قرضوں میں اضافے کے پیش نظر اس امر کی اہمیت ہے۔ منفی پہلو یہ ہے کہ نجی شعبے کے قرضے کے خطرے کے لیے بینکوں کی طلب معلوم ہوتا ہے ختم ہوگئی ہے جو معاشی نمو اور روزگار کی تخلیق کے لیے اچھی علامت نہیں۔ لگتا ہے کہ کمرشل بینکوں نے اپنا مالی وساطت کا کردار تقریباً ترک ہی کر دیا ہے۔

آخر، اصل اندیشہ تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا ہے۔ اگر سیاسی عدم یقینی رہتی ہے اور مشرق وسطیٰ شمالی افریقہ کے خطے میں مزید پھیلتی ہے تو تیل کے نرخ گذشتہ کچھ عرصے کی نسبت اور بھی تیزی سے بڑھ سکتے ہیں۔ اس سے عالمی معیشت خاصی متاثر ہوگی مگر پاکستان پر اس کا اثر کہیں زیادہ ہو سکتا ہے۔

مالیاتی گنجائش کے فقدان کی بنا پر پٹرولیم مصنوعات کی ملکی قیمتیں بین الاقوامی نرخوں کی مناسبت سے ہونی چاہئیں جس کا مطلب گرامی خصوصاً غذائی گرامی پر مزید دباؤ ہوگا۔ بجلی کی پیداوار کے لیے درآمد شدہ فرس آئل کے بڑھتے ہوئے استعمال کے پیش نظر ٹریف بھی بڑھانے پڑیں گے جس سے سماجی اور سیاسی دباؤ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ پھر بجلی کے شعبے اور اجناسی مالکاری دونوں میں گردش قرضے کا مسئلہ ہے جو مالیاتی حوالے سے بدستور بوجھ ڈال رہا ہے۔

مذکورہ بالا عوامل کے علاوہ بقیہ معیشت پر اثرات مندرجہ ذیل ہوں گے: تیل کی قیمتیں بیرونی شعبے پر اثر ڈالیں گی (کپاس کی کم قیمتوں سے یہ اثر سنگین تر ہو سکتا ہے)، پٹرولیم کی قیمتوں میں اضافہ گاڑیوں اور تعمیرات (اور متعلقہ ذیلی شعبوں) کی طلب پر اثر انداز ہوگا، اور فرنس آئل کی بڑھتی ہوئی قیمتیں توانائی کی موجودہ قلت کی صورتحال کو مزید بگاڑ دیں گی۔

حتمی تجزیے میں امید ہی کی جاسکتی ہے کہ دنیا میں تیل کی قیمت کا ایک اور دھچکا نہیں آئے گا۔

1.3 خلاصہ

1.3.1 حقیقی شعبہ

سیلاب نے م س 11ء کی پہلی سہ ماہی میں حقیقی شعبے کی کارکردگی کو اگرچہ بری طرح متاثر کیا تاہم تازہ ترین اعداد و شمار سے معمولی سی بحالی کا پتہ چلتا ہے۔ مالی بحران کے بعد ترقی یافتہ منڈیوں میں اقتصادی بحالی کا عمل جاری ہے جس کے نتیجے میں برآمدی صنعتوں کو ملنے والے آرڈرز میں نمایاں بہتری پائی گئی ہے، مزید برآں کارکنوں کی ترسیلات کی آمد اور زرعی اجناس کے بہتر نرخوں سے ملکی طلب کو بدستور ہمیز مل رہی ہے۔

زرعی شعبے کی بات کی جائے تو خریف کے دوران سیلاب سے ہونے والے نقصانات کا کچھ ازالہ ربیع کی فصل سے ہونے کی توقع ہے۔ اگر موسم ناسازگار نہ ہوا تو امید ہے کہ خصوصاً گندم کی پیداوار کو ان عوامل کا فائدہ پہنچے گا: (1) آبی ذخائر کی سطح اوسط سے زائد ہے، (2) سیلاب کی بدترین تباہی کا سامنا کرنے والے علاقوں میں کسانوں کو اعلیٰ معیار کے تصدیق شدہ بیج دیے گئے ہیں، اور (3) دنیا بھر میں اجناس کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ زرعی پیداوار میں بحالی اگرچہ توقع سے تیز ہو سکتی ہے تاہم یہ بحالی وسیع البینا دھونے کا امکان نہیں۔ م س 11ء کی زرعی نمو، سوائے گندم کے، ہدف سے کم رہ سکتی ہے کیونکہ سیلاب سے پیدا ہونے والی بہت سی دشواریوں پر اب تک قابو نہیں پایا جاسکا ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کے شعبے میں پہلی بار دسمبر 2010ء سے مثبت نمو ہو رہی ہے، اس بحالی میں اہم حصہ موٹر سازی اور شکر کا ہے۔ تاہم بہت سی صنعتوں کو عملی دشواریوں کا سامنا ہے جن سے حالیہ مہینوں میں ان کی پیداوار متاثر ہوئی ہے۔ سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ گیس کی قلت نے قدر اضافی کے حامل ٹیکسٹائل، کھاد اور کیمیکلز کے شعبوں کو متاثر کیا ہے جو کہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں پائیدار بہتری لانے میں بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

توقع ہے کہ م س 11ء کے بقیہ عرصے میں اجناس کی پیداوار کے شعبے میں بحالی شعبہ خدمات کی نمو میں بھی معاونت کرے گی۔ ہائی اسپیڈ ڈیزل کے بلند نرخ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات میں سرگرمی کو ماند کر سکتے ہیں۔ تاہم گندم کی ریکارڈ پیداوار، اور سیلاب کے بعد بحالی کی ملک گیر سرگرمیوں کی بنا پر خدمات کی طلب بڑھنے سے اس کمی کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔

مستقبل میں حقیقی پیداوار کے شعبے کی کارکردگی کو جو چند بنیادی خطرات لاحق ہوں گے ان کا تعلق بجلی کی مسلسل قلت، تیل اور صنعتی خام مال کی

بڑھتی ہوئی قیمتوں اور مالیاتی رکاوٹوں کی بنا پر ترقیاتی اخراجات میں مزید کٹوتیوں سے ہے۔

1.3.2 قیمتیں

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیلاب سے پہنچنے والے رسدی دھچکوں، اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں اور مالیاتی خسارے کی تسلیک نے قیمتوں پر دباؤ برقرار رکھا جس سے گرانے دو ہندسی رہی۔ تاہم جنوری فروری 2011ء کے دوران سال بھر گرانے میں کسی حد تک اعتدال آیا جس کا سبب یہ تھا کہ سیلاب کے سبب غذائی گرانے میں ہونے والا اضافہ بے اثر ہو گیا اور تیل کی خوردہ ملکی قیمتوں کو عالمی قیمتوں کے مطابق بڑھانے میں تاخیر کی گئی۔

مالی سال 11ء کے باقی عرصے میں گرانے کا دباؤ مضبوط رہنے کا امکان ہے کیونکہ آئی ایم ایف پروگرام جاری رکھنے کے لیے محاصل بڑھانے کے اضافی اقدامات اور بجلی کی قیمتوں میں اضافہ درکار ہے۔ ان اقدامات سے گرانے بڑھے گی۔ گرانے میں حالیہ اعتدال کے باوجود اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ آخر سال تک گرانے 14.5 تا 15.5 فیصد کے درمیان رہے گی۔

1.3.3 زر اور بینکاری

رواں مالی سال کے ابتدائی آٹھ مہینوں کے دوران زرو سچ کی رسد (زر 2) میں 7.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ زر کی رسد کے اجزائے ترکیبی میں نمایاں بہتری آئی ہے کیونکہ دوسری سہ ماہی میں نجی شعبے کو قرض گاری میں تیزی آئی اور بیرونی کھاتے کی صورتحال نمایاں طور پر بہتر ہوئی۔

تاہم سرکاری قرض گیری سے معیشت میں طلب کا دباؤ بڑھتا رہا اور خالص ملکی اثاثوں میں بیشتر اضافہ اسی قرض گیری کی بنا پر ہوا۔ آئی ایم ایف کے ساتھ طے شدہ بنیادی ساختی اصلاحات چونکہ مؤخر ہو گئیں چنانچہ دیگر کثیر جہتی ڈونرز سے رقوم کی آمد عارضی طور پر رک گئی۔ سیلاب کی وجہ سے اخراجات اور تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے سرکاری مالی صورتحال پر اضافی بوجھ ڈالا۔ نتیجتاً حکومت نے بیشتر انحصار جدولی بینکوں سے قرض گیری پر کیا۔

سرکاری شعبے میں قرضے کی مستحکم طلب کے باوجود مئی 11ء کی دوسری سہ ماہی میں بازار زر خاصا سیال رہا۔ بازار زر کے سودوں کے ادخال کی تعداد اور اوسط حجم نمایاں طور پر بڑھ گیا، بلکہ بعض اوقات اسٹیٹ بینک کو اضافی سیالیت جذب کرنے کے لیے مداخلت کرنی پڑی۔ سیالیت کی صورتحال بہتر ہونے میں دیگر عوامل کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی دخل ہے کہ حکومت نے اضافی گندم کے ذخائر برآمد کرنے کا فیصلہ کیا جس کے بعد اجناسی قرضے واپس کیے گئے، نیز آئل ریفائنریوں نے بھی قرضے واپس کیے۔

چنانچہ مئی 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نجی شعبے کو قرضے دینے کے حوالے سے بینکوں کی صورتحال اطمینان بخش تھی۔ جن صنعتوں کو خام مال کے بلند نرخ برداشت کرنے پڑے تھے، خصوصاً ٹیکسٹائل شعبے کی صنعتوں کو، ان میں تجارتی مالکاری اور جاری سرمائے کے قرضوں کی طلب خاص طور پر مستحکم تھی۔ منفی پہلو یہ ہے کہ معینہ سرمایہ کاری کے قرضے تیزی سے کم ہو گئے۔

1.3.4 مالیات

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی مالیاتی صورتحال گہڑی ہے، بجٹ خسارہ بڑھ کر جی ڈی پی کے 2.9 فیصد تک پہنچ گیا جو گزشتہ برس اسی مدت میں 2.7 فیصد تھا۔ رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران غیر ٹیکس محاصل میں معقول نمو سیلاب اور سلامتی سے متعلق اخراجات کی نذر ہو گئی۔ چنانچہ م س 11ء کا مالیاتی خسارہ حال میں اعلان کردہ میزانی اقدامات کے باوجود جی ڈی پی کے 5.3 فیصد ہدف سے بڑھ سکتا ہے۔

زیادہ پریشان کن امر یہ ہے کہ اس مالیاتی خسارے کی مالکاری زیادہ مشکل ہو گئی ہے کیونکہ بین الاقوامی مالی اداروں اور کثیر فریقی عطیہ دہندگان سے بیرونی رقم کی آمد آئی ایم ایف پروگرام کی معطلی کے پیش نظر بند ہو گئی ہے۔ اس صورتحال میں حکومت بینکوں سے قرض گیری پر بھاری انحصار کر رہی ہے، جس سے نہ صرف قلیل مدتی شرح سود پر دباؤ پڑ رہا ہے بلکہ گرانہ کی توقعات پر بھی منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

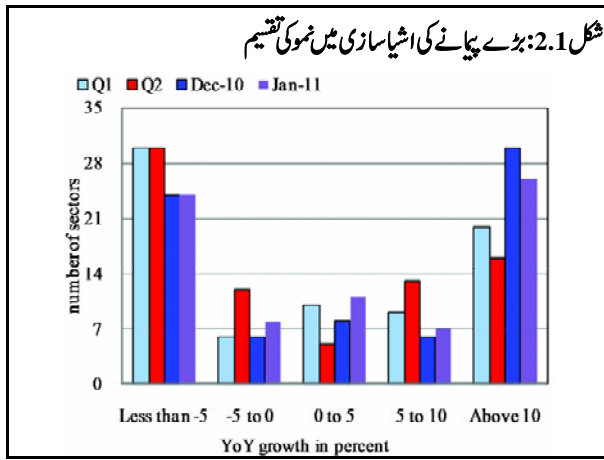
1.3.5 بیرونی شعبہ

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے میں 1.6 ارب ڈالر فاضل رقم آئی جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 0.5 ارب ڈالر آئے تھے۔ بیرونی کھاتے میں بہتری کی وجہ جاری حسابات کے خسارے میں کمی ہے جو زیر جائزہ عرصے کے دوران گر کر 0.1 ارب ڈالر ہو گیا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 3 ارب ڈالر تھا۔ جاری حسابات کے برعکس مالی حسابات کی فاضل رقم اس عرصے کے دوران نمایاں طور پر کم ہو گئی۔

جاری حسابات کے توازن میں بہتری لانے میں اگرچہ جاری منتقلیوں اور خدمات کا نمایاں حصہ رہا، جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران سب سے زیادہ حوصلہ افزا امر برآمدات میں 23.7 فیصد نمو ہے۔ مستقبل میں درآمدات بڑھنے کی بنا پر جاری حسابات میں معمولی سا بگاڑ آ سکتا ہے کیونکہ اجناس خصوصاً تیل کی بلند عالمی قیمتوں کے باعث درآمدی بل میں اضافہ ممکن ہے۔

جاری حسابات کے برعکس مالی کھاتہ م س 11ء کی پہلی ششماہی میں سرمایہ کاری اور قرضے دونوں میں تخفیف کے سبب خرابی کا شکار رہا۔ مالی کھاتے میں بہتری کا انحصار آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی پر ہے۔ تاہم مالی رقوم کی آمد کرنے کے باوجود مجموعی بیرونی کھاتے میں فاضل رقم سے زرمبادلہ کے ذخائر ریکارڈ سطح تک بڑھ گئے اور اس سے شرح مبادلہ بھی مستحکم رہی۔

2.1 عمومی جائزہ



دستیاب معاشی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملکی تاریخ کے بدترین سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد معیشت کی کارکردگی توقع سے بہتر رہی ہے۔ تھوڑی بہت بحالی نظر آرہی ہے جس کا بڑا سبب بیرونی طلب میں بہتری اور مقامی معاشی سرگرمیاں بڑھنا ہے۔

خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں میں جاری بحالی سے برآمدی صنعتوں میں بہتری آئی، فاری آمدنی میں اضافے، ترسیلات کی مستحکم نمو، قرضوں کی تقسیم

میں اضافہ اور ادائیگیوں کی منتقلی² سے صرفے کی طلب بڑھی ہے۔ نتیجتاً دسمبر 2010ء اور جنوری میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے کئی شعبوں میں مثبت نمو دیکھی گئی اور متعلقہ اشاریے میں سال بسال 2.5 فیصد اور 0.8 فیصد اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 2.1)۔

اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ یہ بحالی پائیدار ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (1) گندم کی مکندہ ریکارڈ فصل، (2) بڑھتے ہوئے ٹیکسٹائل برآمدی آرڈرز³ کے ساتھ ساتھ جنوری فروری مہینوں 2011ء کے دوران جنگ فیکٹریوں میں چھٹی کی آمد میں اضافہ، (3) دسمبر اور جنوری میں نجی کاروبار میں دیے گئے قرضوں میں تیزی سے اضافہ،⁴ (4) مارچ 2011ء سے شمالی علاقوں میں تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافہ اور (5) تجارت سے متعلق اور مالی خدمات میں بہتری۔

توانائی کی مستقل قلت، اشیا کی عالمی قیمتیں خصوصاً تیل کی بڑھتی ہوئی قیمت چند ایسے خطرات ہیں جو اس نوخیز بحالی کو روک سکتے ہیں۔ رسد میں تعطل کے باعث تیل کی قیمتوں اور متعدد صنعتی خام مال کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اور ابھرتی ہوئی معیشتوں میں طلب بڑھنے سے گرانی اور بیرونی عدم توازن کے بارے میں خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔ یہ صورتحال کافی سنگین ہے کیونکہ بڑھتے ہوئے مالیاتی خسارے میں حکومت کی

¹ کپاس، چاول اور گنے کی بلند قیمتوں کے باعث۔

² مثلاً جولائی تا دسمبر مہینوں 11ء کے دوران 31 ارب روپے وطن کارڈز کے ذریعے سیلاب سے متاثرہ خاندانوں میں تقسیم کیے گئے (تفصیلات کے لیے باب 5 ملاحظہ کیجیے)۔

³ کا شکار مہینوں 11ء کی پہلی ماہی کی کپاس فروخت کر رہے ہیں تاکہ انہیں اس کی بہتر رقم مل سکے۔

⁴ دسمبر جنوری مہینوں 10ء کے مقابلے میں دسمبر جنوری مہینوں 11ء میں نجی کاروباری شعبے کو دیے گئے قرضوں میں 32.4 فیصد اضافہ ہوا۔

جانب سے کوئی بھی ممکنہ مہیز خارج از امکان ہے اور گرائی کا دباؤ مستقل رہنے کی وجہ سے زری زری لانا ممکن نہیں۔ بیرونی رقوم کی آمد کی غیر موجودگی کے باعث بیرونی عدم توازن بھی شدت اختیار کر سکتا ہے کیونکہ اس کا انحصار آئی ایم ایف پروگرام کے پھر شروع ہونے پر ہے۔ مواقع، خطرات اور کم یا زیادہ توازن کی روشنی میں اسٹیٹ بینک نے جی ڈی پی نمو کی ابتدائی پیش گوئی کو 2.0 سے 3.0 فیصد پر برقرار رکھا ہے۔

2.2 شعبہ زراعت کی کارکردگی

ربیع مالی سال 11ء کے دوران زری کارکردگی سے خریف میں سیلاب سے متاثرہ کچھ علاقوں میں ہونے والے نقصان کا کسی حد تک ازالہ ہو سکے گا (دیکھئے جدول 2.1)۔ پانی کی بہتر دستیابی اور زیادہ تر زری اشیاء خاص طور پر گندم کی بلند قیمتوں کے باعث ربیع میں بہتری آئی ہے۔

ملک میں گندم کی 25 ملین ٹن ریکارڈ فصل ہونے کا امکان ہے جبکہ اس کی کاشت کے وقت موسم ناسازگار تھا۔ پانی کے علاوہ تصدیق شدہ بچ اور قیمتیں چڑھنے کی امید (جس سے اس کا زری کاشت رقبہ بڑھ گیا) گندم کے لیے اچھا شگون ہے۔ حکومت کی جانب سے سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مفت بیجوں کی فراہمی کے فیصلے سے گندم کے امکانات مزید بہتر ہوں گے۔

اگرچہ زراعت میں توقع سے بڑھ کر تیزی سے ہونے والی بحالی خوش آئند ہے تاہم اس سے سیلاب کی تباہ کاریوں سے پوری طور پر نمٹنا نہیں جا سکتا۔ 11ء میں گندم کے سوا زری نمو اپنے ہدف سے کم ہی رہے گی (دیکھئے جدول 2.1)۔

جدول 2.1: اہم فصلوں کی کارکردگی					
زری کاشت رقبہ (ہزار ہیکٹر)					
فصلیں	م 09ء	م 10ء	م 11ء	م 11ء	م 11ء میں سال بھر
کپاس	2,850	3,106	3,200	3,142	1.2
گنا	1,029	943	1,070	1,047	11.0
چاول	2,963	2,883	2,708	2,642	-8.4
گندم	9,046	9,105	9,045	-	-
چنا	1,092	1,050	1,122	-	-
مٹی	1,062	950	1,010	-	-
پیداوار (ہزار ٹن، کپاس ہزار گھنٹیں، 170.09 کلونی گائٹھ کے حساب سے)					
کپاس	12,060	12,914	14,010	11,700	-9.4
گنا	50,045	49,373	53,665	49,400	0.1
چاول	6,954	6,883	6,048	5,949	-13.6
گندم	24,032	23,917	25,000	25,000	4.5
چنا	740	571	619	-	-
مٹی	3,548	3,477	3,452	-	-
یافت (کلوگرام/ہیکٹر)					
کپاس	720	707	745	633	-10.4
گنا	48,635	52,357	51,000	47,182	-9.9
چاول	2,347	2,387	2,228	2,252	-5.7
گندم	2,657	2,627	2,764	-	-
چنا	696	544	552	-	-
مٹی	3,341	3,660	3,419	-	-
ع: عبوری، ہ: ہدف، ت: انتہائی عبوری تخمینہ، پ: اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی					
ماخذ: وزارت خوراک و زراعت کے یکم نومبر 2010ء کو جاری کردہ تخمینے					

زری قرضہ

م 11ء میں پہلی ششماہی کے دوران زری قرضوں کی تقسیم میں 4.4 فیصد کی واقع ہوئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران اس میں 6.9

جدول 2.2: شعبوں کے لحاظ سے زرعی قرضے کی تقسیم (فیصد)				
میں 11ء	میں 10ء	میں 09ء	میں 08ء	
-15.1	3.0	10.7	-3.5	گزارہ اراضی
-6.1	14.2	6.1	1.3	معاش اراضی
-8.7	10.1	-18.1	84.8	بالائے معاش اراضی
-12.0	6.6	4.4	7.0	قاری قرضہ
10.9	12.7	45.5	-16.9	چھوٹے فارم
13.5	6.1	21.8	333.9	بڑے فارم
13.0	7.4	26.0	147.5	غیر قاری قرضہ
-4.4	6.9	10.2	25.9	کل

فیصد اضافہ ہوا تھا۔ قرضوں میں کمی کی بڑی وجہ ایک تخصیصی بینک⁵ ہے جس میں قرضوں کی کم تقسیم کے باعث کمرشل بینکوں کی طرف سے دیے گئے زیادہ قرضوں کا اثر زائل ہو گیا۔

کمرشل اور تخصیصی بینکوں کے زرعی قرضوں میں فرق کی وجہ مؤخر الذکر کے غیر ادا شدہ قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہے جو دسمبر 2009ء کے 15.6 فیصد کے مقابلے میں دسمبر 2010ء میں بڑھ کر 18.8 فیصد ہو گئے۔ اس سے تخصیصی بینکوں کا قاری شعبے میں اکتشاف ظاہر ہوتا ہے جو سیلاب سے بری طرح متاثر ہوا تھا۔

مزید پریشان کن بات یہ کہ قاری شعبے کے گزارہ (چھوٹے) فارم کے قرضوں میں زیادہ کمی واقع ہوئی (دیکھئے جدول 2.2)۔ اس کی وجہ طلب و رسد دونوں عوامل ہیں: زرعی اشیاء کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کے نتیجے میں چھوٹے کاشتکاروں کی رقوم میں بہتری آئی ہے جس سے ان کی ادارہ جاتی قرضوں کی طلب میں کمی آئی جبکہ رسد کے لحاظ سے کمرشل بینک بڑھتے ہوئے غیر ادا شدہ قرضوں کی وجہ سے بدستور محتاط رہے۔⁶

مزید یہ کہ بینکوں سے قرضوں کی کمزور طلب خصوصاً

باکس 2.1: نجی شعبہ اور زرعی توسیع
پاکستان میں نجی شعبہ کاشتکاروں کے لیے اہم مشاورتی خدمات کا ذریعہ ہے۔ کاشتکاروں کے مطابق نجی شعبے کی سفارشات کا رآمد، تازہ ترین، بروقت، صحیح اور قاری صورتحال سے ہم آہنگ ہوتی ہیں۔ یہ کمپنیاں کھاد اور بلند یافت کی قسموں کے بیج فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ قرضے بھی دیتی ہیں۔ اس سے کاشتکاروں کی ادارہ جاتی قرضوں کی طلب میں کمی آتی ہے۔ ذیل میں چند مثالیں دی گئی ہیں:

(الف) چینی کی مقامی ملوں نے اعلیٰ معیار کے بیج، کھاد، اگانے کی جدید تکنیک اور بلند یافت کی قسمیں اس معاہدے کے ساتھ متعارف کیں کہ کاشتکار اپنی پیداوار مل کو فروخت کریں گے۔ یہ نہ صرف کاشتکاروں کے لیے زیادہ پیداوار کے لحاظ سے فائدہ مند ہے بلکہ اس سے ملیں خام مال فراہم کرنے میں خطرہ محسوس نہیں کرتیں۔

(ب) پائپرس سیکسٹی کی جانب سے کمپنی کی کچھ بلند یافت کی قسمیں متعارف کروائی گئیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے کاشتکاروں کو پودے لگانے کے نئے طریقے بتانے کی تربیت فراہم کی اور کیڑوں مکوڑوں کے حملوں سے بچاؤ کی بھی مدد فراہم کی۔

(ج) ذیری کمپنیاں نہ صرف ملیں بہتیں فراہم کر رہی ہیں بلکہ ذیری کاشتکاروں کو چارے کی پیداوار، صفائی، دودھ دھونے اور موشیوں کے رکھنے کی جگہ بنانے کی تربیت دیتی ہیں۔

نجی شعبے میں کاشتکاروں اور منڈی کے اہم لوگوں کے درمیان بڑھتا ہوا تعاون آئندہ برسوں میں زراعت کی نمو کے لیے اچھا ہے۔

ماخذ: زرعی توسیع میں نجی شعبے کا کردار، دہلی ترقیاتی خبر 2010ء۔

چینی کے معاملے میں شوگر مل مالکان اور کاشتکاروں کے درمیان شراکت داری قائم ہو گئی جس کی وجہ سے کاشتکاروں نے اعلیٰ معیار کے بیج فراہم کیے اور اس کے جواب میں انہیں محفوظ خام مال ملا (دیکھئے باکس 2.1)۔ اس انتظام سے کاشتکاروں اور مل مالکان کے درمیان تنازعہ میں کمی آئی ہے اور گنے کی پیداوار میں کم اتار چڑھاؤ رہنے کی توقع ہے۔

⁵ جولائی تا دسمبر 2011ء کے دوران زرعی ترقیاتی بینک میں قرضوں کی تقسیم میں 31.0 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ گزشتہ سال 9.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مجموعی قرضوں میں زرعی ترقیاتی بینک کا حصہ 28.6 فیصد سے کم ہو کر 20.6 فیصد ہو گیا۔

⁶ باب 4 دیکھئے۔

آئندہ مہینوں میں زرعی قرضوں میں بہتری آسکتی ہے جس کی وجوہات یہ ہیں کہ گندم کے لیے کھاد کے استعمال میں متوقع اضافہ اور خریف کی فصلوں کی قبل از وقت بوائی کیونکہ کاشتکار فصلوں خصوصاً کپاس کی بلند قیمتیں ملنے کے حوالے سے پُر امید ہیں۔

کھاد

جدول 2.3: کھاد استعمال (جولائی تا دسمبر)				
ملین ٹن				
م 09ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء کے مقابلے میں	م 11ء میں فیصد تبدیلی
یوریا				
1.33	1.67	1.15	-30.7	
1.46	1.84	1.93	4.9	
2.79	3.51	3.09	-12.0	
ڈی اے پی				
0.13	0.62	0.35	-42.7	
0.48	0.60	0.64	7.7	
0.61	1.21	1.00	-18.0	
کل				
1.46	2.28	1.51	-34.0	
1.94	2.44	2.57	5.6	
3.40	4.72	4.08	-13.6	

گزشتہ سال کے مقابلے میں جولائی تا دسمبر مالی سال 11ء میں کھاد کے استعمال میں 13.6 فیصد کی واقع ہوئی (دیکھئے جدول 2.3) تاہم یہ کی سیلاب کے باعث م 11ء کی پہلی سہ ماہی میں اور م 10ء کی پہلی سہ ماہی میں بلند اسراس کے باعث ہوئی جب کاشتکاروں نے قیمتیں کم ہونے کی وجہ سے تیزی سے خریداری کر لی۔ نتیجتاً گندم کی فصل کے روشن امکانات کے باعث م 11ء کی دوسری سہ ماہی میں کچھ اضافہ دیکھا گیا۔

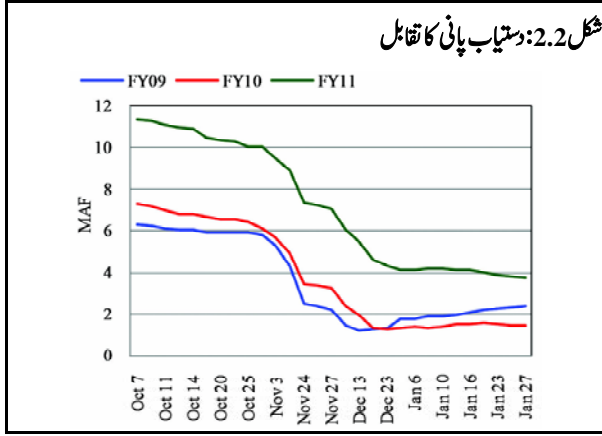
گزشتہ سال کے مقابلے میں م 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈی اے پی اور یوریا کے استعمال میں کمی دیکھی گئی ہے۔ ڈی اے پی کم استعمال ہونے کی وجہ غالباً قیمتیں بڑھنا ہے، م 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ڈی اے پی کے نرخ 41.2 فیصد بڑھ گئے۔

پانی کی دستیابی

مون سون کی شدید بارشوں کے باعث رجب م 11ء کے لیے نہری پانی کی دستیابی میں اضافہ ہوا ہے۔ پانی کی دستیابی میں بہتری سے نہری علاقوں میں گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے جو گندم کے مجموعی زیر کاشت رقبے کا 87 فیصد ہے۔ بارانی علاقوں میں مون سون کی شدید بارشوں کے باعث مٹی کی نمی بڑھنے سے گندم کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ ہوا ہے۔ ملک بھر میں موسم سرما کی بارشوں سے گندم کی یافت میں اضافے کا امکان ہے۔

رجب م 11ء کے آغاز پر پانی کے بڑے ذخائر میں پانی کی سطح مجموعی طور پر 4 ملین ایکڑ فٹ تھی جو م 10ء کی اسی مدت کے مقابلے میں زیادہ ہے (دیکھئے شکل 2.2)۔ آخر جنوری 2011ء میں بڑے ذخائر میں پانی 3.6 ملین ایکڑ فٹ کے قریب تھا جبکہ گزشتہ سال صرف 1.4 ملین ایکڑ فٹ تھا۔

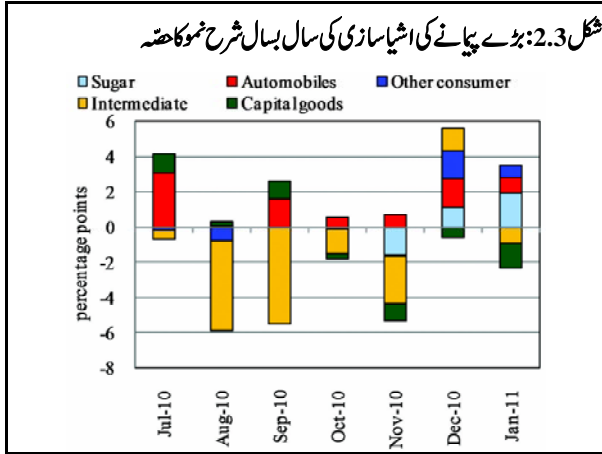
شکل 2.2: دستیاب پانی کا تقابل



2.3 بڑے پیمانے کی اشیا سازی

سیلاب کے باعث مسلسل چار ماہ سے پیداوار میں کمی کے بعد دسمبر 2010ء سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں مثبت نمودیکھی گئی اگرچہ توانائی کی شدید قلت کے سبب ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی توقع سے کمزور رہی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بحالی کی وجہ چینی میں بہتری⁷ اور اکتوبر تا نومبر 2010ء کے دوران گاڑیوں کے قرضوں میں شاندار نمو کے پیش نظر بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں متوقع بحالی آئی۔ گاڑیوں کے قرضوں میں نمو سے اس بات کا قوی امکان ہے کہ آئندہ مہینوں میں گاڑیوں کی پیداوار مضبوط ہوگی۔⁸ اسی لیے یہ بات حیرت انگیز نہیں کہ دسمبر جنوری مہینے میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں ہونے والی نمو کا بڑا حصہ انہی دو شعبوں کا ہے (دیکھئے شکل 2.3)۔

شکل 2.3: بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی سال بسال شرح نمو کا حصہ



کپاس کی فصل کے نقصان کے باعث شعبہ ٹیکسٹائل کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا جبکہ دیگر صنعتیں جن کا گیس کی فراہمی پر بڑا دارومدار ہے ان پر گیس کی قلت کے ناموافق اثرات پڑے۔ دسمبر

سے لے کر فروری تک گیس کی اعلانیہ کمی کے باعث خاص طور پر کھاد کی صنعت اپنی مکمل استعداد کے مطابق کام نہ کر سکی۔ خصوصاً شمالی علاقوں میں سوڈا الیش اور کاسٹک سوڈا کی صنعتیں بھی گیس کی قلت سے متاثر ہوئیں۔ اسی طرح پنجاب میں گیس کی شدید قلت کے باعث قدر اضافی کے حاصل کئی ٹیکسٹائل یونٹس بند ہو گئے جس سے پیداوار اور روزگار کو نقصان پہنچا۔⁹

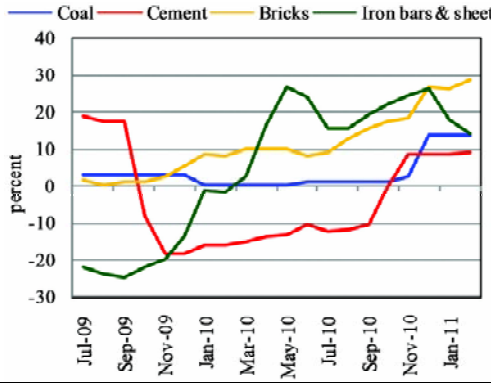
کم اضافی قدر کے حامل ٹیکسٹائل کے شعبے کو خام مال کی قیمتیں بڑھنے جیسے مسائل کا سامنا تھا۔ بھارت کی طرف سے کپاس کی برآمدات پر پابندی میں نرمی کرنے کے نتیجے میں اکتوبر 2010ء سے کم اضافی قدر شعبے (یعنی اسپننگ اور بُنائی) کی پیداوار میں اضافے کا امکان تھا تاہم بھارتی

⁷ شکر کی بہتری کی وجہ اس میں زیادہ نمی کے باعث آنے والی بہتری تھی۔

⁸ اکتوبر تا نومبر مہینے 11ء کے دوران بینکوں نے گاڑیوں کی فروخت کے لیے 12.4 ارب روپے تقسیم کیے جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 3.2 ارب روپے دیے گئے تاہم دسمبر تا فروری مہینے 11ء کے دوران 5.4 فیصد سال بسال کی توقع ہوئی۔

⁹ سمعی شاہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیچیدہ بحرانوں بشمول گیس لوڈ شیڈنگ کے سبب فیصل آباد کے تقریباً 30 فیصد ٹیکسٹائل یونٹس بند ہو گئے۔

شکل 2.4: تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں سال بسال گرانی



حکومت نے مقامی ٹیکسٹائل اشیا سازی کو خام مال میں کمی کے باعث اس پابندی میں توسیع کردی۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے کچھ ذیلی شعبوں میں مزید بہتری کے امکانات ہیں۔ مثلاً گندم کی مکینہ ریکارڈ فصل اور اس کی بلند قیمتوں کے باعث صارفین پائیدار اشیا کے لیے طلب بدستور مضبوط رہنے کا امکان ہے۔ دیہی آمدنی میں اضافے کی وجہ سے گاڑیوں کی طلب میں شدت آسکتی ہے۔

گاڑیوں کی فروخت میں اضافے سے پیٹرولیم مصنوعات خصوصاً موٹر اسپرٹ کی طلب بڑھ گئی۔ تاہم استعداد میں کمی کے پیش نظر موٹر اسپرٹ کی پیداوار میں نمایاں اضافہ نہیں ہو سکتا اور اضافی طلب پوری کرنے کے لیے درآمد کرنا پڑے گا۔ دیگر پیٹرولیم مصنوعات خاص طور پر ہائی اسپید ڈیزل اور فرنس آئل کی پیداوار بدستور مضبوط رہی کیونکہ مئی 11ء کے دوران ری فائننگ کے خام مارجن (GRMs) میں بحالی سے مقامی ری فائنریز کی مالی حالت تھوڑی بہتر ہوئی ہے۔ جنوری تا فروری 2011ء کے دوران استعداد کا استعمال زیادہ ہونے سے اس تجزیے کو تقویت ملتی ہے۔

جہاں تک سیمنٹ کے شعبے کی بات ہے تو قیاس ہے کہ موسم سرما کے بعد ایک بار پھر تعمیراتی شعبے کی سرگرمیاں بحال ہو جائیں گی تو سیمنٹ اور لوہے کی پیداوار (نئی شعبے میں) میں اضافہ ہو جائے گا۔¹⁰ سیمنٹ کے مقامی اشیا ساز موسم بہار کے بعد سے نئی تعمیراتی منصوبوں کے آغاز کی امید لگائے ہوئے ہیں کیونکہ سرکاری شعبے کی طرف سے کسی بھی مہینہ کا کوئی امکان نہیں ہے۔¹¹ فراہمی کے لحاظ سے کوئلے اور لوہے کی عالمی قیمتوں میں اضافے سے مقامی طور پر تعمیراتی سامان کی قیمتوں پر دباؤ بڑھ رہا ہے (دیکھئے شکل 2.4)۔¹²

مجموعی لحاظ سے مقامی اور عالمی منڈیوں میں تیار شدہ اشیا کی طلب مضبوط رہے گی لیکن رسد کے لحاظ سے قیمتوں کے دباؤ سے طلب میں ممکنہ کمی آ سکتی ہے۔ حالیہ مہینوں میں شمالی علاقہ جات میں شدید سردی کے باعث توانائی کی قلت کی وجہ سے بھی مقامی پیداوار مختوش ہو سکتی ہے۔¹³

مقامی اشیا سازوں کو موسم گرما میں ایک بار پھر مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ گھریلو اور کمرشل صارفین کی بجلی کی طلب سے طلب و رسد کا فرق بڑھ جائے گا۔ دھاتوں اور گاڑیوں کے شعبے کے پیداواری عمل کا زیادہ تر انحصار بجلی کی بلا تعطل فراہمی پر ہوتا ہے۔

¹⁰ نومبر تا جنوری موسم سرما میں تعمیراتی سرگرمیوں میں شدید کمی واقع ہوئی اور فروری سے بڑھنا شروع ہوگی۔

¹¹ محدود مالیاتی اور پی ایس ڈی پی کے بجٹ میں کمی کرنے کے پیش نظر۔

¹² آسٹریلیا میں شدید سیلاب اور کوئلہ پیدا کرنے والے دیگر اہم ممالک میں کوئلے کی کان کے حادثات کے باعث جنوری 2011ء سے کوئلے کی عالمی فراہمی میں تیزی سے کمی آئی ہے۔

¹³ نیوز پورٹ کے مطابق جنوری اور فروری 2011ء کے دوران فیصل آباد اور اس سے ملحقہ علاقوں میں گیس پھٹنے میں سے صرف ساڑھے تین دن ملتی تھی اور 25 فروری کے بعد سے یہ کم ہو کر صرف 2 دن تک محدود ہو گئی۔

2.4 خدمات

م 11ء کے دوران اجناس کے پیداواری شعبے کے مقابلے میں شعبہ خدمات نے اچھی کارکردگی دکھائی ہے (دیکھئے جدول 2.4)۔ خاص طور پر ملک بھر میں سیلاب کے بعد بحالی اور امدادی کاموں میں متاثرین سیلاب کو خصوصی ادائیگیاں کی گئی جو کہ کمیونی اور سماجی خدمات کے ذیلی شعبوں کا حصہ ہے۔ اگرچہ م 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران اشیا سازی اور سیلاب سے فصلوں رگلہ بانی کے نقصان کی وجہ سے تھوک اور خردہ تجارت میں سرگرمیاں سست روی کا شکار ہیں تاہم سہمی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ حالیہ مہینوں میں تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ رجب م 11ء میں گندم کی ریکارڈ پیداوار اور م 11ء کی دوسری ششماہی کے دوران اشیا سازی میں معتدل سرگرمیاں آئندہ مہینوں میں بحالی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ گذشتہ برس کے مقابلے میں مالیات اور بیمہ میں بہتری کا امکان ہے کیونکہ حجم میں اضافے کے ساتھ تفاوت بڑھنے سے بینکوں کی نفع آوری میں بہتری آئی ہے۔¹⁴ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات شعبے کے اظہاریوں کی سرگرمیوں میں مثبت صورتحال نظر نہیں آ رہی ہے۔ پورٹ قاسم اور کے پی ٹی کے ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاول اور سیمنٹ سے متعلق برآمدی سامان کی آمدورفت میں کمی واقع ہوئی ہے۔

جدول 2.4: شعبہ خدمات کی کارکردگی کے اظہاریے						
فیصد نمو یا دیگر مذکورہ اکائی						
پہلی ششماہی		دوسری ششماہی		پہلی ششماہی		
م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	
تھوک و خردہ تجارت						
1.2	-1.3	5.8	3.6	-4.4	-4.8	تھوک اور کمیشن تجارت کو خرچہ
2.1	9.4	-3.0	13.0	5.3	-3.2	خردہ تجارت کو خرچہ
الف -43.9	الف -53.2	-37.3	-53.4	-39.6	-53.8	تجارت میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-1.6	1.7	-3.2	4.3	-2.3	0.5	اشیا سازی کی نمو
19.6	-16.3	20.1	1.3	19.0	-29.8	درآمدی نمو
ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری و مواصلات						
5.7	20.2	-1.1	32.5	13.3	8.7	بندرگاہوں پر سامان کی آمدورفت
51.0	-47.6	68.2	-25.3	33.2	-60.0	ٹیلی کام درآمدات
الف -1.0	الف 14.7	-5.4	24.8	5.5	-3.9	کمرشل گاڑیوں کی فروخت
3.8	13.3	-4.1	22.2	13.9	3.7	ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات
ب -4.7	ب 199.2	11.7	343.6	-18.3	135.6	مواصلات کی درآمدی خدمات
مالیات و بیمہ						
81.3	83.6	85.0	85.9	7.7	81.4	12 فیصد اور زائد پر قرضے
53.6	54.6	51.8	53.5	55.3	54.7	8 فیصد اور زائد پر امانتیں
7.6	7.4	7.5	7.4	6.0	7.3	شرح سود کا تفاوت۔ اسٹاک (دبیر)
6.8	6.3	6.7	6.4	7.5	6.5	شرح سود کا تفاوت۔ اضافہ (دبیر)
الف) جولائی تا جنوری (ب) جولائی تا نومبر						
* متوقع منافع						

¹⁴ گذشتہ سال کے مقابلے میں م 11ء میں گرائی کا دباؤ بلند ہونے کے باعث حقیقی اضافہ قدر میں مالیات و بیمہ کا حصہ تیزی سے کم ہوا ہے۔

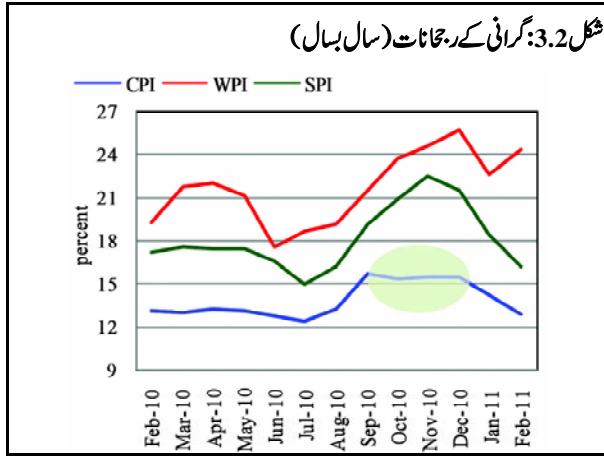
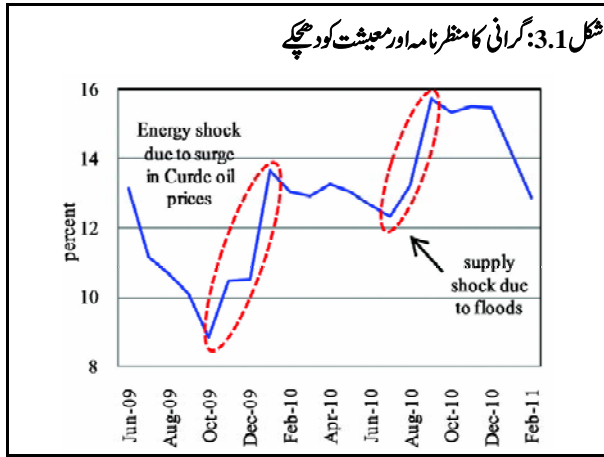
3 قیمتیں

3.1 عمومی جائزہ

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران گرانی کا دباؤ بدستور بلند رہا جس کا سبب سیلاب زدہ علاقوں میں رسد کی فراہمی، مالیاتی خسارے کی تسلیک اور ایشیا کی عالمی قیمتوں میں اضافہ تھا (دیکھئے شکل 3.1)۔

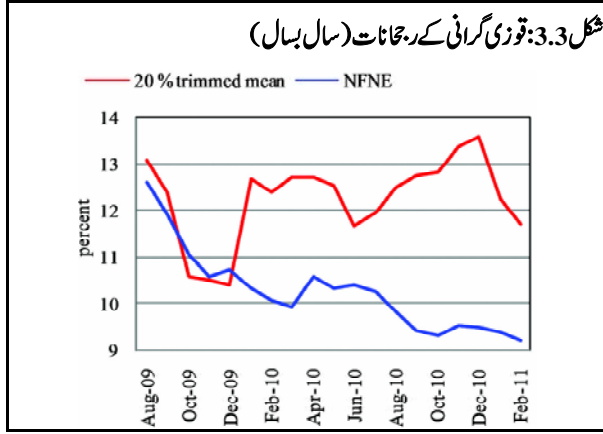
اگرچہ مئی 11ء کی دوسری ششماہی کے ابتدائی دو ماہ کے دوران سال بسال گرانی میں کسی قدر ٹھہراؤ آیا (دیکھئے شکل 3.2) تاہم اس کی بڑی وجہ سیلاب کے باعث ہونے والی غذائی گرانی کے اثر میں کمی اور تیل کی عالمی قیمتوں کے مطابق ایندھن کی ملکی خوردہ قیمت کو بڑھانے میں تاخیر ہے۔ اسی لیے آئندہ مہینوں میں اس رجحان میں پائیداری کا امکان نہیں ہے۔

مزید برآں آئی ایم ایف پروگرام کو بحال رکھنے کے لیے اضافی محاصل اقدامات اور بجلی کے ٹیرف میں اضافہ ضروری ہے۔ یہ تمام اقدامات گرانی میں دباؤ میں اضافے کا باعث ہوں گے۔ اس طرح جنوری فروری 2011ء کے دوران گرانی کے دباؤ معتدل

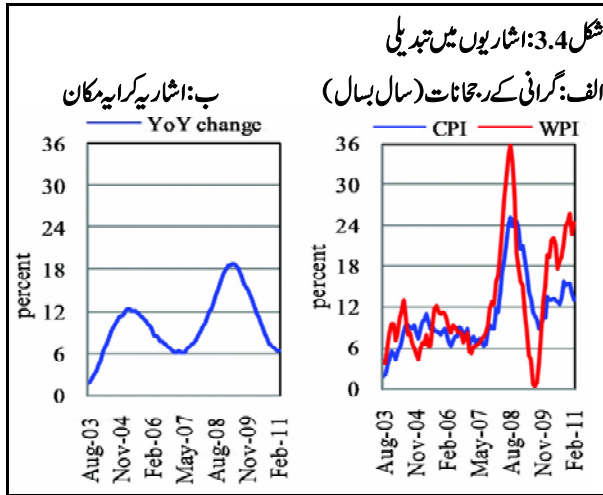


ہونے کے باوجود اسٹیٹ بینک نے سال کے اختتام تک کی گرانی کی پیش گوئی 14.5 سے 15.5 فیصد کے درمیان رکھی ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جنوری فروری مئی 2011ء کے دوران اوسطاً گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت 14.3 فیصد رہی اور آئندہ مہینوں میں گرانی کے دباؤ میں اضافے کا امکان ہے۔ مندرجہ ذیل مشاہدات سے اس تجزیے کو تقویت ملتی ہے:



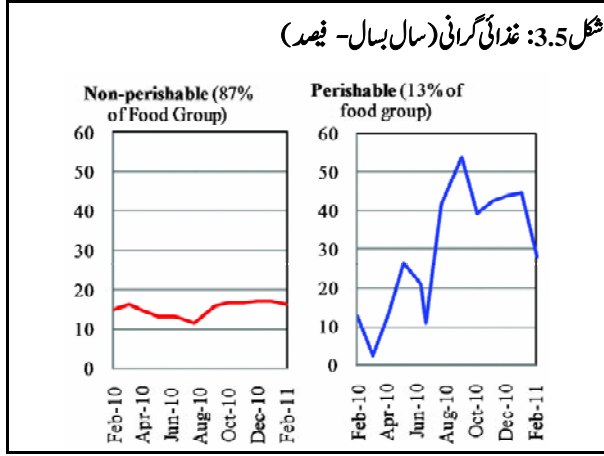
● اگرچہ قوزی گرانی (عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت سے غذا اور توانائی کے اجزاء خارج کر کے یا غیر غذائی غیر توانائی) گزشتہ سات ماہ سے یک ہندی رہی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بنیادی طور پر گرانی کا دباؤ زیادہ تر غذا اور توانائی کے باعث ہے۔ بد قسمتی سے ان کی قیمتوں میں اضافے کے دورثانی کے اثرات کافی شدید ہیں۔ ساتھ ہی تراشیدہ اوسط سے ناپی جانے والی قوزی گرانی بدستور دو ہندی ہے جو معیشت پر گرانی کے خاصے دباؤ کی عکاسی کرتی ہے (دیکھئے شکل 3.3)۔ تاہم کمی کا یہ رجحان حوصلہ افزا ہے۔



● اشیاء کی عالمی قیمتوں میں بڑھتے ہوئے اضافے کے اثرات تھوک اشاریہ قیمت میں نمایاں ہیں (جو پیداواری لاگت کو ظاہر کرتا ہے) (دیکھئے شکل 3.4 الف)۔ یہ اثرات گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کچھ عرصے کے بعد نافذ کرتے ہیں آئندہ مہینوں میں غیر غذائی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں اضافے کا امکان ہے۔

● اشیاء کی عالمی قیمتیں بلند رہنے کا امکان ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں شورش، (ب) اجناس پیدا کرنے اور استعمال کرنے والے کئی اہم ممالک میں ناسازگار موسم کے باعث رسد میں کمی، (ج) اہم زرعی اشیاء (کپاس، گندم وغیرہ) اور دھاتوں (تانبا اور لوہے کی کچھ دھات) کے ذخائر گزشتہ کئی برسوں کی پست سطح پر ہیں اور (د) بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں تخفیف۔

● جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا تیل کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی منتقلی ناگزیر ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے سے نقل و حمل کی لاگت بڑھے گی اور اس کے نتیجے میں زیادہ تر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔



• تعمیراتی سامان کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے آئندہ مہینوں میں اشاریہ کرایہ مکان¹ میں کمی کا رجحان معکوس ہو جائے گا (دیکھئے شکل 3.4 ب)۔²

• کسی بھی مالیاتی پالیسی میں انحطاط پذیری جو کہ مرکزی بینک میں مالکاری کو ظاہر کرتی ہے سے بھی گرانی میں دباؤ بڑھے گا۔

• یہ بات اہم ہے کہ سیلاب کے باعث جلدی خراب ہونے والی غذائی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے میں نومبر 2010ء سے کسی قدر ٹھہراؤ آیا ہے جبکہ بنریوں پھلوں³ کی بیرونی طلب کی وجہ سے غذائی اشیاء کی قیمتوں پر اضافے کا دباؤ رہے گا۔

• جلد خراب ہونے والی غذائی اشیاء کی گرانی بھی ایک مسئلہ ہے (دیکھئے شکل 3.5)۔ غذائی گروپ میں جلد خراب نہ ہونے والی اشیاء کا وزن 87.5 فیصد ہے اسی لیے اس گروپ میں ہونے والا معمولی اضافہ جلدی خراب ہونے والی غذائی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کے اثر کو زائل کر سکتا ہے۔

3.2 صارف اشاریہ قیمت

فروری 2011ء میں عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کسی حد تک کمی ہوئی ہے اور سال بسال 12.9 فیصد تک پہنچ گئی ہے جبکہ گزشتہ مہینے یہ 14.2 فیصد تھی۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ غذائی گرانی میں سست روی ہے جبکہ کچھ مدد غیر غذائی گرانی میں معمولی کمی سے بھی ملی ہے۔

غیر غذائی گرانی میں کمی کی بنیادی وجہ اشاریہ کرایہ مکان میں کمی ہے جس میں ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کو مؤخر کرنے سے تقویت ملی ہے۔ اس کی وجہ سے ایندھن و روشنی اور ٹرانسپورٹ و مواصلات کے ذیلی گروپوں کی گرانی میں کمی آئی ہے۔ ایندھن و روشنی گروپ میں گرانی کم ہو کر 9.1 فیصد جبکہ ٹرانسپورٹ و مواصلات میں گرانی کم ہو کر بارہ ماہ کی پست ترین سطح 12.3 فیصد پر آ گئی۔ نتیجتاً غیر غذائی گرانی کم ہو کر 8.9 فیصد ہو گئی جو فروری 2008ء کے بعد سے پست ترین سطح ہے (دیکھئے شکل 3.6)۔

3.3 تھوک اشاریہ قیمت

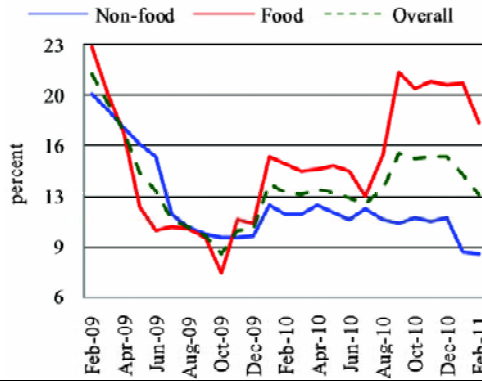
صارف اشاریہ قیمت کے برعکس تھوک اشاریہ فروری 2011ء میں بڑھ کر 24.4 فیصد سال بسال ہو گئی جبکہ جنوری 2011ء میں اس میں کمی دیکھی گئی

¹ اشاریہ کرایہ مکان کا معکوس اثر نمایاں ہوگا کیونکہ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں اس کا حصہ 23.43 فیصد ہے۔

² سبھی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر رسمی منڈیوں خصوصاً تعمیراتی کارکنوں کے لیے اجرتوں میں اضافہ ہوا ہے۔

³ جنوری 2011ء میں پھلوں اور بنریوں کی برآمدات میں 9.2 فیصد سال بسال اضافہ دیکھا گیا ہے۔

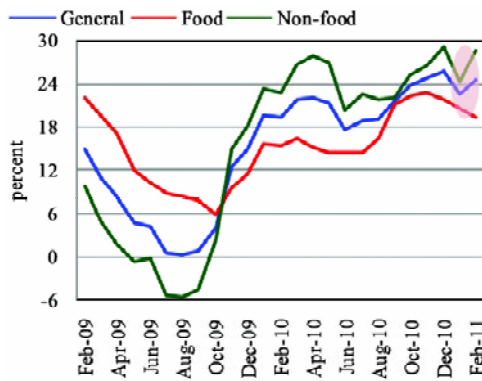
شکل 3.6: گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت - سال بسال



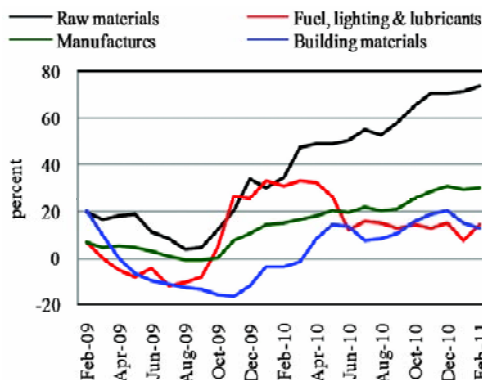
تھی (دیکھئے شکل 3.7)۔ اگرچہ غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت میں تین مہینوں تک مسلسل کمی آتی رہی تاہم تھوک اشاریہ قیمت کے غیر غذائی گروپ میں دوبارہ اضافہ اس کی ایک وجہ ہے۔

فروری 2011ء میں غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت بڑھ کر 28.0 فیصد ہو گئی جبکہ جنوری 2011ء میں یہ 24.2 فیصد تھی۔ غیر غذائی گروپ بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت کے تمام ذیلی گروپوں میں گرانی میں اضافہ دیکھا گیا ہے، ماسوائے تعمیراتی سامان کے۔ خصوصاً خام مال میں اضافے کا رجحان برقرار ہے۔ اس ذیلی گروپ میں فروری 2011ء میں 73.6 فیصد سال گرانی ریکارڈ کی گئی جبکہ گذشتہ مہینے میں 71.1 فیصد تھی (دیکھئے شکل 3.8)۔ تیزی سے ہونے والے اس اضافے کی بڑی کپاس اور گنے کی عالمی قیمتوں میں اضافہ ہے جبکہ گنے کی بلند قیمتوں کو صارفین تک پہلے ہی منتقل کیا جا چکا ہے اور کپاس کی ریکارڈ قیمت سے تمام اقسام کی ٹیکسٹائل مصنوعات کی خوردہ قیمتیں بتدریج بڑھیں گی۔

شکل 3.7: گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت - سال بسال



شکل 3.8: غیر غذائی گرانی بلحاظ تھوک اشاریہ قیمت - سال بسال

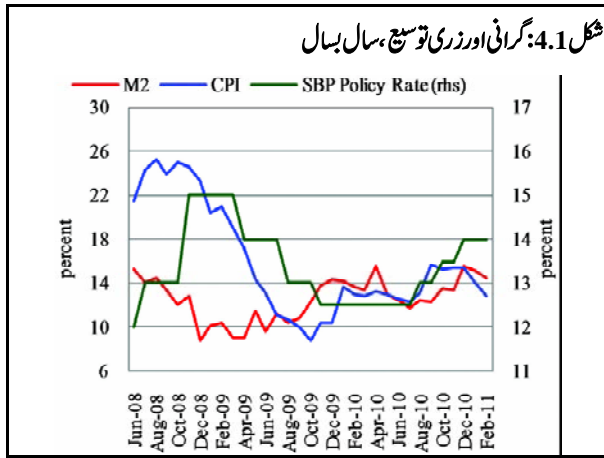


3.4 حساس قیمت اظہاریہ

گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں مسلسل دوسرے ماہ کمی ہوئی۔ جنوری 2011ء کے 21.5 فیصد کے مقابلے میں فروری 2011ء میں یہ گھٹ کر 16.2 فیصد سال بسال ہو گئی۔ گرانی بلحاظ حساس قیمت اظہاریہ میں کمی کی بنیادی وجہ جلد خراب ہونے والی غذائی اشیاء کی فراہمی میں موسمی بہتری ہے جس کا حساس قیمت اظہاریہ باسکٹ میں زیادہ وزن ہے۔

4 زر اور بینکاری¹

4.1 عمومی جائزہ



غیر بینک ذرائع سے فنڈز کی دستیابی میں کمی کے سبب مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں بڑھتے ہوئے مالی خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت کو بینکاری نظام خصوصاً اسٹیٹ بینک کے قرضوں پر انحصار کرنا پڑا۔ مالیاتی خسارے میں کمی کے لیے مشکل سیاسی فیصلے کرنے میں حکومت کی ہچکچاہٹ کے سبب دشوار معاشی صورتحال کے انتظام کی ذمہ داری اسٹیٹ بینک پر آن پڑی۔

مالی خسارہ پورا کرنے کے لیے مرکزی بینک کے قرضوں پر انحصار کے نتیجے میں طلب کے دباؤ میں مسلسل اضافہ، اسٹیٹ بینک کی جانب سے موثر پالیسی اقدامات کا متقاضی تھا۔ اس لیے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران پالیسی ریٹ میں مسلسل تین بار 50 بیس پوائنٹس کا اضافہ کیا۔ تاہم حکومت کی جانب سے اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو محدود رکھنے اور بیرونی کھاتوں میں بہتری کے باعث اسٹیٹ بینک نے بعد کے دوزری پالیسی اعلانات میں پالیسی ریٹ میں کوئی تبدیلی نہیں کی (دیکھئے شکل 4.1)۔

اگرچہ حکومت نے اب تک اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو حد میں رکھا ہے لیکن اسے آمدنی بڑھانے اور اخراجات کو حقیقت پسندانہ بنانے کے اقدامات میں جزوی کامیابی ملی ہے۔ یہ اقدامات نہ صرف مالیاتی خسارے کو کم کرنے بلکہ آئی ایم ایف کے معطل پروگرام کی بحالی کے لیے بھی ضروری ہیں۔ آئی ایم ایف کے پروگرام کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ پروگرام نہ صرف ادائیگیوں کے توازن کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے بلکہ دیگر کثیر فریقی امدادی ایجنسیوں سے ملنے والی بیرونی مالکاری کی بحالی کے لیے بھی اہمیت کا حامل ہے۔ بیرونی مالکاری کی عدم دستیابی کے باعث حکومت کے پاس خسارے کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک سے قرضہ لینے کے سوا کوئی اور چارہ نہیں ہوگا جس کے نتیجے میں گرائی بڑھے گی اور اسٹیٹ بینک پالیسی ریٹ میں مزید اضافہ کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔

¹ اس باب میں کیا گیا تجزیہ 26 فروری 2010ء کے زری سروے، قرضوں کے جنوری 2010ء تک کے ماہانہ اعداد و شمار، غیر ادا شدہ قرضوں کے دسمبر 2010ء میں ختم ہونے والی سہ ماہی اور بازار زر کے آخر فروری 2010ء تک کے اعداد و شمار پر مبنی ہے، علاوہ ایسے اعداد و شمار کے جنہیں الگ سے دیا گیا ہے۔

4.2 زری مجموعے

رواں مالی سال کے ابتدائی آٹھ مہینوں کے دوران زرو سچ کی رسد میں 7.7 فیصد کی نمایاں نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 5.7 فیصد تک بڑھا تھا (دیکھئے جدول 4.1)۔

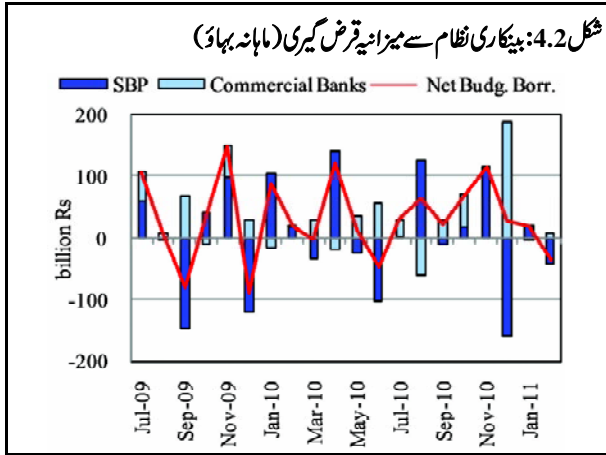
بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں اور خالص ملکی اثاثوں دونوں کا اس کی نمو میں حصہ رہا ہے۔ خالص بیرونی اثاثوں کی نمو ملک کے بیرونی کھاتوں میں بہتری کی عکاسی کرتی ہے جبکہ خالص ملکی اثاثوں میں توسیع نجی شعبے کے قرضوں میں تیزی اور حکومتی قرضوں کے بڑھنے کو ظاہر کرتی ہے۔²

اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران بینکاری نظام سے حکومتی قرضوں میں 16.2 فیصد اضافہ ہوا جس کی وجہ غیر بینک اور بیرونی مالکاری میں کمی تھی (دیکھئے شکل 4.2)۔

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران بجٹ کی بیشتر مالی ضروریات کو جدولی بینکوں کے قرضوں سے پورا کیا گیا۔ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نومبر 2010ء تک اسٹیٹ بینک کے قرضوں پر زیادہ انحصار کر رہی تھی لیکن 15 دسمبر کے بعد اس نے مرکزی بینک کے قرضوں کا بڑا حصہ واپس کر دیا تھا جس کی وجہ سے اس کے قرضوں

جدول 4.1: زری مجموعے (جولائی - فروری 2011ء)				
بہاؤ ارب روپے میں، نمو فیصد میں				
شرح ہائے نمو		بہاؤ		
م 11ء	م 10ء	م 11ء	م 10ء	
7.7	5.7	444.6	294.7	زرو سچ (زر)
26.8	-9.3	146.2	-45.9	خالص بیرونی اثاثے
38.8	-8.4	147.1	-25.6	اسٹیٹ بینک
-0.5	-10.6	-0.9	-20.4	جدولی بینک
5.7	7.3	298.5	340.6	خالص ملکی اثاثے
9.3	18.6	92.2	168.0	اسٹیٹ بینک
4.9	4.6	206.2	172.6	جدولی بینک
جس میں				
9.6	9.2	233.3	186.6	حکومتی قرض گیری
16.2	14.3	325.2	240.1	اعانت میزانیہ کے لیے
5.9	5.2	71.8	60.1	اسٹیٹ بینک
31.6	34.7	253.4	179.2	جدولی بینک
-22.9	-15.5	-94.7	-52.1	اجناس کی سرگرمیاں
6.8	7.1	230.6	226.9	غیر سرکاری شعبہ
6.9	4.7	208.8	137.9	نجی شعبے کا قرضہ
6.1	33.5	21.5	89.2	پی ایس این کا قرضہ
-27.7	-12.5	-165.4	-72.9	دیگرا جزا خالص



کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی آگئی۔ حکومت نے ٹی بلز نیلامیوں میں سرگرمی کی اور اعلان کردہ اہداف سے زیادہ قوم قبول کی گئیں۔

² خالص بیرونی اثاثوں میں بہتری کا باعث بننے والے عوامل کی تفصیلات جاننے کے لیے ادائیگیوں کے توازن پر چٹا باب دیکھئے۔

سرکاری شعبے کے کاروباری ادارے (پی ایس این)

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضوں میں تیزی سے کمی آئی اور یہ گزشتہ برس کے 89.2 ارب روپے سے کم ہو کر 21.5 ارب روپے رہ گئے۔³ ایسا ایک آئل ریفائنری اور تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی سرکاری کمپنی کی جانب سے قرضوں کی واپسی کے باعث ممکن ہوا جبکہ طلب بھی کم رہی۔

اجناسی سرگرمیاں

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران اجناس کے مجموعی قرضوں میں 94.7 ارب روپے کی کمی آئی۔ اس کا سبب گندم کے قرضوں کی واپسی تھی۔ کابینہ کی جانب سے گندم برآمد کرنے کی اجازت دینے کا فیصلہ ان قرضوں کی واپسی میں معاون ثابت ہوا۔ گندم کے قرضوں میں کمی کا سلسلہ آئندہ چند ہفتوں تک جاری رہنے کا امکان ہے۔⁴ اگرچہ اجناس کی مجموعی سرگرمیوں کے قرضوں کی واپسی کی گئی تاہم ٹی سی پی نے چینی کی درآمد کے لیے قرضہ حاصل کیا تھا۔

4.3 نجی شعبے کا قرضہ

جدول 4.2: نجی شعبے کا قرضہ۔ بہاد (جولائی۔جنوری)		
ارب روپے		
م 11ء	م 10ء	
177.1	84.1	اشیاسازی
116.3	45.9	ٹیکسٹائلز
22.0	19.5	چاول
9.9	-5.4	خوردنی تیل
6.3	2.1	سینٹ
3.3	-1.0	بنیادی دھاتیں
0.3	0.8	ڈھلی ہوئی دھاتیں
15.7	0.3	چینی
-5.1	5.8	کھاد

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران قرضوں کی نجی طلب میں اضافہ دیکھا گیا۔ نجی شعبے کے واجب الادا قرضوں کا حجم بڑھ کر 208.8 ارب روپے ہو گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 137.9 ارب روپے تھا۔ اس کا بڑا سبب جاری سرمائے اور تجارتی قرضوں کی موسمی طلب کا بڑھنا ہے۔ نجی شعبے کے قرضوں کی نصف سے زائد طلب ٹیکسٹائل میں دیکھی گئی (دیکھئے جدول 4.2) جو خام مال خصوصاً کپاس کی بلند قیمتوں کو ظاہر کرتی ہے۔

ٹیکسٹائلز کے علاوہ چینی، چاول اور بنیادی دھاتوں جیسی صنعتوں میں خام مال کی قیمتوں میں اضافہ قرضوں کی طلب کو بڑھانے کا ایک اہم سبب ہے۔

4.4 غیر ادا شدہ قرضے

مالی سال کے پہلے نصف حصے میں بینکاری نظام کے اثاثہ جاتی معیار میں مزید بگاڑ دیکھنے میں آیا۔ آخر دسمبر 2010ء تک خام غیر ادا شدہ قرضے 58 ارب روپے اضافے کے ساتھ بڑھ کر 517.9 ارب روپے تک پہنچ گئے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 34.1 ارب روپے

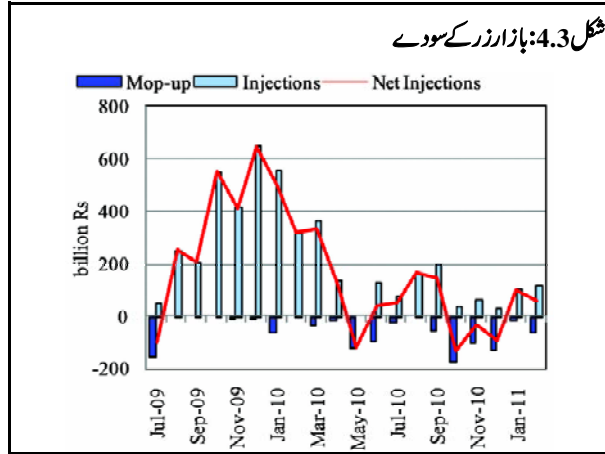
³ قرضوں کے استعمال میں تیزی سے اضافہ نجی طور پر رکھے گئے میعاد کی مالکاری وثیقہ جات (پی پی ٹی ایف نیئر) کے اجراء کی عکاسی کرتا ہے۔

⁴ تفصیلات کے لیے دیکھئے مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ۔

جدول 4.3: غیر ادا شدہ قرضوں اور قرضوں کا تناسب: منتخب شعبے			
فیصد			
دسمبر 10ء	ستمبر 10ء	جون 10ء	
7.6	7.8	6.5	کیمیکلز
6.4	8.4	7.5	زرعی کاروبار
22.2	25.2	23.2	ٹیکسٹائل
16.0	15.3	15.7	سینٹ
16.9	21.9	15.6	چینی
12.5	13.3	12.9	جوتے اور چمڑا
23.5	22.1	19.0	کار
9.0	7.9	7.7	برقی و ترسیلی

اضافہ ہوا تھا۔ غیر ادا شدہ قرضوں کو بڑھانے میں ٹیکسٹائل اور توانائی کے شعبوں کا حصہ ایک تہائی رہا۔

اس سے قطع نظر مالی سال کے آغاز اور پچھلی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل اور زرعی کاروبار کے انفیکشن کے تناسب میں گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتری دیکھی گئی (دیکھئے جدول 4.3)۔ ٹیکسٹائل شعبے کے تناسب میں بہتری کا سبب مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قرضوں کا بڑھنا ہے جبکہ برآمدی اکائی قیمتوں میں اضافے کے باعث ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کا مارجن بڑھنے سے ان کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوا ہے۔ زرعی کاروبار کے تناسب میں بہتری قرض واپس کرنے کی صلاحیت بڑھنے کی عکاس ہے اور اس کا سبب کمپاس اور گنے کی قیمتوں میں اضافے کے باعث زرعی آمدنی کا بڑھنا ہے۔



زیر جائزہ مدت کے دوران ٹیکسٹائلز اور زرعی کاروبار کے مقابلے میں کاروں کے شعبے کا انفیکشن تناسب بگڑا ہے جس کی اہم وجہ قرضوں کی خالص واپسی ہے (دیکھئے جدول 4.3)۔

4.5 بازار زر

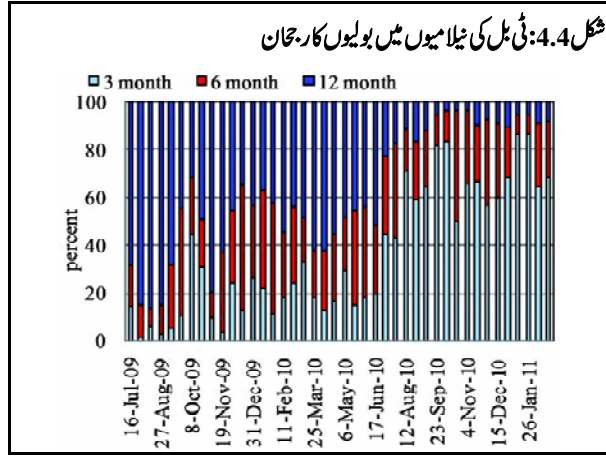
سیالیت کا انتظام

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرضوں اور بینک امانتوں میں اضافے کے باعث بازار زر میں سیالیت کی صورتحال خاصی اطمینان بخش رہی۔ اسٹیٹ بینک نے یہ اضافی سیالیت نہ صرف نیلامیوں کے لیے فراہم کی بلکہ بازار زر کے سودوں اور ریپو سہولت کے ذریعے بھاری رقم کو جذب بھی کیا گیا۔

خصوصاً اسٹیٹ بینک نے بین ال بینک بازار زر میں سیالیت کی صورتحال کو زری پالیسی سے ہم آہنگ رکھنے کے لیے جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران 540.2 ارب روپے کا انجذاب کیا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ رقم 227.8 ارب روپے تھی۔ تاہم بازار میں اسٹیٹ بینک کی

جدول 4.4: ٹریڈری بلز نیلامی کا خاکہ (جولائی - فروری)				
ارب روپے				
مقبول کردہ	پیشکش	ہدف	عرصتیں	
1276.0	2219.1	1320.0	1161.3	م 09ء
789.8	1763.1	740.0	512.3	م 10ء
1971.3	3204.0	1880.0	1790.5	م 11ء

جانب سے رقوم داخل کرنے کی سطح پست رہی (دیکھئے شکل 4.3)۔ مزید برآں امانت ریپوسہولت کے تحت کمرشل بینکوں نے اسٹیٹ بینک کے پاس 673.2 ارب روپے رکھوائے جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 226.7 ارب روپے تھے۔



اولین بازار

ٹریڈری بلز

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران حکومت نے عرصیت کے خالص 180.8 ارب روپے قبول کیے جبکہ 89.5 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا تھا (دیکھئے جدول 4.4)۔ بیرونی مالکاری اور غیر بینک ذرائع سے رقوم کی دستیابی میں کمی کے باعث حکومت کے پاس بینکاری نظام سے رجوع کرنے کے سوا کوئی اور چارہ نہ تھا۔ سال کے آغاز میں بیرونی

مالکاری کی بہتر صورتحال کے باعث حکومت نے بینکوں کی تمام پیشکشیں مسترد کر دی تھیں کیونکہ وہ بلند شرح سود کا تقاضا کر رہے تھے۔⁵ دوسری جانب بینکوں کو شرح سود میں اضافے کی توقع تھی اس لیے وہ قلیل مدتی وثیقہ جات میں زیادہ دلچسپی لے رہے تھے (دیکھئے شکل 4.4)۔

پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے لیے 27.4 ارب روپے کی عرصیتوں کے مقابلے میں پی آئی بی کی نیلامی کا ہدف 105 ارب روپے مقرر کیا گیا تھا۔ تاہم حکومت نے بینکوں کی جانب سے بلند شرح منافع کے تقاضوں کے باعث جولائی اور اگست 2010ء میں ہونے والی پہلی دو نیلامیوں میں تمام پیشکشوں کو مسترد کر دیا تھا۔ لیکن بعد کی نیلامیوں میں حکومت نے 153 ارب روپے قبول کیے جو ہدف سے کم تھے۔

حکومت پاکستان اجارہ صکوک

جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران منعقد ہونے والی اجارہ صکوک کی دو نیلامیوں میں 80 ارب روپے ہدف کے مقابلے میں 89 ارب روپے قبول کیے گئے۔⁶ حکومت کو 122.5 ارب روپے کی پیشکشیں موصول ہوئیں جس سے اسلامی بینکوں میں سیالیت کی مضبوط صورتحال اور سرمایہ کاری کے لیے ان کی بلند طلب ظاہر ہوتی ہے۔

⁵ بینکوں کی جانب سے ہدف سے زیادہ پیشکشوں کے باوجود ان بولیوں کو مسترد کیا گیا۔ انہوں نے جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران منعقد ہونے والی پی آئی بی کی پانچ نیلامیوں میں 138.1 ارب روپے کی پیشکش کی تھی۔

⁶ یہ نیلامیاں نومبر اور دسمبر 2010ء میں منعقد ہوئی تھیں۔

5 مالیاتی صورتحال

5.1 عمومی جائزہ

جدول 5.1: مالیاتی صورتحال - مختصر جائزہ						
پہلی ششماہی		میں 11ء		میں 10ء		
پہلی ششماہی	میں 11ء	پہلی ششماہی	دوسری ششماہی	پہلی ششماہی	دوسری ششماہی	میں 11ء
سال بسال نمو (فیصد میں)						
8.8	9.0	22.1	-6.3	7.4	11.0	مجموعی حاصل
9.5	14.0	12.2	6.2	19.7	7.9	ٹیکس حاصل
6.9	-2.2	51.5	-35.5	-17.6	18.8	غیر ٹیکس حاصل
12.7	21.1	21.4	3.9	18.0	24.5	مجموعی اخراجات
15.9	15.2	22.8	8.8	16.1	14.2	جاری
-13.2	80.3	17.3	-45.8	64.5	100.8	ترقیاتی و خالص قرض گاری
لمحاطہ کی ڈی پی فیصد						
-2.9	-2.7	-1.3	-1.6	-1.2	-1.5	مالیاتی توازن
-1.4	-1.0	-0.4	-1.0	-0.4	-0.6	مصولاتی توازن
-1.0	-0.7	-0.3	-0.7	-0.1	-0.6	بنیادی توازن

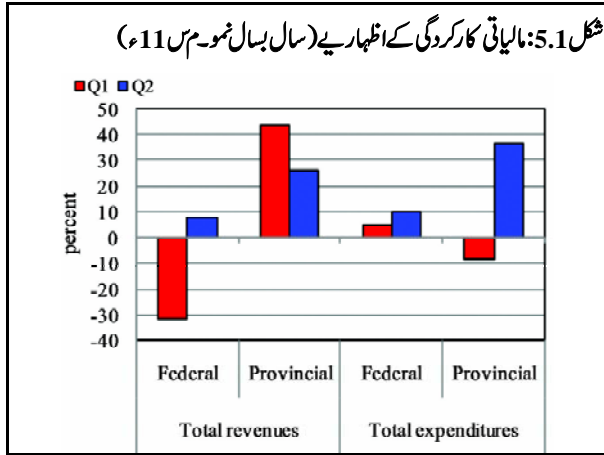
غیر ٹیکس حاصل میں خاصی نمو کے باعث مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالیاتی اظہاریوں میں کچھ بہتری آئی تھی لیکن پہلی ششماہی میں مجموعی طور پر مالیاتی صورتحال میں بگاڑ دیکھا گیا۔ مالیاتی خسارہ بڑھ کر ڈی پی کے 2.9 فیصد تک پہنچ گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.7 فیصد تھا (دیکھئے جدول 5.1)۔

ٹیکس اصلاحات کے نفاذ میں ناکامی اور سیلاب متاثرین کی بحالی کے اخراجات میں مسلسل اضافے نے مالیاتی توازن کو ناپائیدار سطح پر پہنچا دیا ہے۔ ٹیکسوں کے دائرے سے باہر شعبوں کو شامل کر کے

ٹیکس اساس بڑھانے اور بجلی کی قیمتوں و پیٹرولیم مصنوعات پر زراعت کو حقیقت پسندانہ بنانے کی کوئی بھی واضح حکمت عملی نہ ہونے کے باعث مالی سال 11ء کے لیے خسارے کے مقررہ ہدف 4.7 فیصد کا حصول مشکل نظر آتا ہے۔

مالیاتی صورتحال بہتر بنانے کے متعلق آئی ایم ایف کی شرائط پوری نہ کرنے کی وجہ سے بیرونی قرضوں کی عدم دستیابی کے باعث خسارے کو پورا کرنا مزید دشوار ہو گیا ہے۔ مذکورہ صورتحال کے نتیجے میں خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت بینکاری نظام سے بھاری قرضے لینے پر مجبور ہو گئی ہے، جس سے نہ صرف قلیل مدتی شرح ہائے سود پر دباؤ بڑھ گیا ہے بلکہ گزشتہ کی توقعات، نجی شعبے کے قرضوں اور مجموعی معاشی استحکام پر بھی منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

موجودہ مالیاتی جہود سے باہر نکلنے کے لیے حکومت کو سیاسی عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے ترجیحی بنیادوں پر اخراجات کرنا ہوں گے اور زراعت و خدمات جیسے شعبوں کو دیا گیا ٹیکس استثناء ختم کر کے ٹیکس اصلاحات کا نفاذ کرنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے ان اقدامات سے ٹیکس محصولات میں قابل ذکر اضافہ نہ ہو لیکن اس سے ٹیکسوں سے بچنے کا دروازہ یقینی طور پر بند ہو جائے گا۔



5.2 اخراجات
اسٹیٹ بینک کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ حکومت پہلی سہ ماہی میں اپنے اخراجات کو قابو میں رکھنے میں کامیاب رہی تھی لیکن اس صورتحال کا تسلسل برقرار رکھنا ممکن نہیں تھا۔ یہ خطرہ موجود تھا کہ وفاقی و صوبائی اخراجات مقررہ حدود سے تجاوز کر جائیں گے اور دوسری سہ ماہی میں یہی ہوا (دیکھئے شکل 5.1)۔ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات اور جی ڈی پی کا تناسب بڑھ کر 8.6 فیصد تک پہنچ گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت سے کچھ کم ہے (دیکھئے جدول 5.2)۔

جدول 5.2: اخراجات کا تجزیہ							
سال بسال نمونہ							
مالی سال 11ء		پہلی ششماہی		پہلی ششماہی		جی ڈی پی فیصد	
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	م 10ء	م 11ء	سال بسال نمونہ	م 10ء	م 11ء	
676.3	803.7	1313.2	1480.0	12.7	9.0	8.6	مجموعی اخراجات
566.7	660.0	1058.6	1226.8	15.9	7.2	7.1	جاری اخراجات
جس میں							
161.6	148.8	294.2	310.4	5.5	2.0	1.8	سودی ادائیگیاں
146.6	129.8	262.0	276.4	5.5	1.8	1.6	ملکی
14.9	19.0	32.2	33.9	5.4	0.2	0.2	بیرونی
39.1	59.4	133.7	98.5	-26.3	0.9	0.6	دیگر گرانٹس
93.1	121.8	166.0	215.0	29.5	1.1	1.3	دفاع
39.2	57.1	78.1	96.4	23.4	0.5	0.6	وفاقی حکومت کا نظم و نسق*
147.7	203.2	284.8	350.8	23.2	1.9	2.0	صوبائی
62.8	145.1	239.4	207.8	-13.2	1.6	1.2	ترقیاتی و خالص قرض گاری
59.4	85.1	224.7	144.5	-35.7	1.5	0.8	ترقیاتی
43.1	81.7	175.6	124.9	-28.9	1.2	0.7	سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات (پی ایس ڈی پی)
16.3	3.3	49.1	19.6	-60.1	0.3	0.1	دیگر ترقیاتی اخراجات
3.4	60.0	14.7	63.4	330.1	0.1	0.4	خالص قرض گاری
46.8	45.4	15.1	45.4	200.2	0.1	0.3	غیر شناخت شدہ اخراجات
* وفاقی حکومت کے نظم و نسق کے اخراجات کی مطابقت سیلاب متاثرین کی بحالی پر وفاقی حکومت کے اخراجات سے کی گئی ہے۔							

دفاع، حکومتی نظم و نسق اور خالص قرض گاری کی سرگرمیاں وفاقی اخراجات میں تقریباً 69.5 فیصد اضافے کا باعث بنیں۔¹ حکومتی نظم و نسق چلانے کے اخراجات میں 23.4 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جس کا سبب مالی سال 11ء کے بجٹ میں وفاقی ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسز میں خاصا اضافہ ہے۔² مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران سیلاب کی امدادی سرگرمیوں پر مجموعی سرکاری اخراجات کا 2.7 فیصد خرچ کیا گیا۔³

مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران صوبائی سطح پر جاری و ترقیاتی اخراجات دونوں میں بھاری اضافہ دیکھنے میں آیا جس نے ساتویں این ایف سی ایوارڈ کے تحت صوبوں کو وسائل کی منتقلی کے اثرات بڑی حد تک زائل کر دیے۔⁴ اخراجات میں تیزی سے اضافے کے باعث صوبوں کی مجموعی مالیات کا فاضل مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے 0.5 فیصد سے گزر کر دوسری سہ ماہی میں جی ڈی پی کا 0.1 فیصد ہو گیا۔ اخراجات میں سخت نظم و ضبط کی عدم موجودگی میں حکومت کی جانب سے اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبوں کو اہم وزارتوں کی منتقلی سے مالیاتی توازن مزید بگڑ سکتا ہے۔⁵

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں ترقیاتی اخراجات کی سطح کافی کم رہی۔ اگرچہ مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران ترقیاتی اخراجات میں کچھ بہتری دیکھی گئی لیکن مجموعی اخراجات مالی سال 10ء تا 06ء کے دوران جولائی تا دسمبر میں ہونے والے اوسط سرکاری ترقیاتی اخراجات سے 18.3 فیصد کم ہیں۔ نامیہ معنوں میں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی اخراجات میں تیزی سے کمی آئی ہے۔ یہ امر پریشان کن ہے کہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی ایس ڈی پی کے اخراجات کی سطح جی ڈی پی فیصد کے لحاظ سے دہشت گردی کے خلاف جنگ اور بجلی کے شعبے کو دیے گئے قرضوں اور زراعت کے مساوی رہی۔

5.3 محاصل

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی محاصل 8.8 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 989.6 ارب روپے تک پہنچ گئے (دیکھئے جدول 5.3)۔ اس کا اہم سبب بلند ٹیکس محصولات ہیں جن میں اضافہ ان وجوہات کی بنا پر ہوا: (الف) بلا واسطہ ٹیکسوں کے زمرے کی ایڈوائس انکم ٹیکس ادا انگلیاں اور (ب) روپے میں درآمدات بڑھنے سے اشیاء و خدمات اور عالمی تجارت کے ٹیکسوں کا بڑھنا۔

تاہم پیٹرولیم ڈولپمنٹ لیوی⁶ کے محاصل میں کمی آئی کیونکہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی بلند قیمتوں کے باعث ہائی اسپیڈ ڈیزل اور مٹی کے تیل کی فروخت کم رہی۔

¹ بجلی کے شعبے کو خالص قرض گاری: مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات میں صرف اس شعبے کو دیے جانے والے زراعت اور قرضوں کا حصہ 7.9 فیصد رہا۔ نہروں کی بندش کے باعث دوسری سہ ماہی میں تھریل بجلی کی بلند طلب کے نتیجے میں واپڈ اور پمپکو کے لیے ٹیرف کا فرق غیر معمولی سطح پر پہنچ گیا تھا۔

² حکومت نے وفاقی بجٹ برائے 2011ء میں وفاقی ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنز میں 50 اور 15 فیصد اضافے کا اعلان کیا تھا۔

³ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران وطن کارڈ اسکیم کے تحت حکومت 31 ارب روپے تقسیم کر چکی ہے جبکہ سیلاب سے متاثرہ بحالی کے اقدامات میں ریجن کی فصل کے لیے 8 ارب روپے دیے گئے۔

⁴ وسائل کے قابل تقسیم پول کا 57.5 فیصد صوبوں کو منتقل کیا جائے گا۔ وسائل کی تقسیم کے لیے کئی معیارات پر عملدرآمد ہوگا۔ خیبر پختون خوا اور پنجاب کو خالص ہائیڈرو پائل بجلی کے منافع کے بارے میں خدمات، گیس ڈولپمنٹ سرچارج کی تقسیم اور خدمات پر جی ایس ٹی کے نفاذ جیسے مسئلوں کو بھی حل کیا گیا ہے۔

⁵ مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران زکوٰۃ و عشر، بہبود آبادی، امور نو جوانان، مقامی حکومت و دیہی ترقی اور خصوصی اقدامات کی وزارتیں بھی صوبوں کو منتقل کر دی گئی تھیں۔

⁶ فی لیٹر پیٹرولیم لیوی کو موثر ٹیکسولین کے لیے 10 روپے، ایچ او بی سی کے لیے 14 روپے، کیروسین کے لیے 6 روپے اور لائٹ ڈیزل آئل کے لیے 3 روپے پر فکس کر دیا گیا تھا۔ دسمبر 2011ء سے ان میں کمی کی گئی تاکہ صارفین پر خاتم تیل کی قیمتوں میں اضافے کا بوجھ کم کیا جاسکے۔

غیر ٹیکس محصولات میں کمزور نمو کا بڑا سبب اسٹیٹ بینک کے منافع کی منتقلی میں کمی ہے۔ منافع منقسمہ کے زمرے کی وصولیاں بھی مسلسل دوسرے سال کم رہیں جس کی مکمل وجہ سرکاری اداروں کی پست آمدنی اور ان سے منافع منقسمہ آمدنی کی وصولیوں میں کمی ہے۔ تاہم دفاع کے زمرے کی وصولیوں میں اضافہ قابل تعریف ہے کیونکہ پانچ برسوں میں حکومت کو پہلی بار مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران 743 ملین ڈالر موصول ہوئے۔ یہ وصولیاں دہشت گردی کے خلاف جاری جنگ میں نقل و حمل میں سہولت دینے کے باعث حاصل ہوئیں۔

جدول 5.3: ٹیکس و غیر ٹیکس حاصل کے اجزائے ترکیبی (جولائی - دسمبر)							
ارب روپے							
مطلق نمو				وصولی			
مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 09ء	مئی 08ء	مئی 07ء	مئی 11ء	مئی 10ء	
62.4	52.4	148.8	6.6	98.3	721.6	659.2	ٹیکس حاصل
27.7	0.6	46.4	-12.2	72.4	239.1	211.4	بلا واسطہ ٹیکس
1.0	0.3	0.5	0.3	-1.5	3.8	2.8	جائیداد پر ٹیکس
38.5	28.6	65.4	29.2	19.7	339.7	301.2	اشیاء و خدمات پر ٹیکس
9.3	-2.2	11.9	0.9	-0.8	80.6	71.2	عالمی تجارت پر ٹیکس
-16.4	23.0	21.5	-10.7	8.1	35.4	51.9	پیٹرولیم لیوی
2.3	2.0	3.0	-0.8	0.5	23.0	20.7	دیگر ٹیکس
17.3	23.1	60.1	4.2	18.6	268.0	250.7	غیر ٹیکس حاصل
0.0	0.0	0.0	0.0	-10.4	0.0	0.0	پی ٹی اے / پوسٹ آفس کا منافع
0.4	1.0	-11.2	10.6	-3.4	5.0	4.6	سود (پی ایس ای وی دیگر)
-9.1	-7.8	2.0	-1.4	6.5	17.5	26.5	منافع منقسمہ
-55.0	63.1	24.6	8.1	35.3	80.0	135.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
63.7	-27.0	27.9	-24.9	-19.3	66.9	3.2	دفاع
7.3	1.5	-3.6	-3.7	6.5	17.4	10.0	گیس پٹرولین سرچارجز
8.0	-3.5	6.0	0.0	0.0	10.5	2.5	خام تیل پر دی گئی رعایت
3.9	-3.2	4.3	7.4	3.9	26.6	22.6	تیل و گیس رائلٹی
-2.0	-1.0	10.0	8.3	-0.4	44.1	46.1	دیگر
79.7	75.5	208.9	10.8	116.9	989.6	909.9	مجموعی حاصل
ماخذ: وزارت خزانہ							

ایف بی آر کے ٹیکسوں کی وصولی

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں میں 13.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 5.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے جدول 5.4)۔ اگرچہ یہ اضافہ بظاہر بلند معلوم ہوتا ہے لیکن ایف بی آر کو اپنا سالانہ ہدف حاصل کرنے کے لیے دوسری ششماہی میں 942.7 ارب روپے جمع کرنے ہیں، سال کے دوسرے نصف حصے میں وصولیوں میں 26.3 فیصد نمو درکار ہوگی۔ اگرچہ مالی سال کی دوسری ششماہی میں ٹیکسوں کی وصولی میں خاصی بہتری آئی ہے لیکن اس ہدف کا حصول مشکل معلوم ہوتا ہے۔

ٹیکسوں کی وصولی میں اضافہ خوش آئند پیش رفت ہے لیکن ٹیکس محاصل جمع کرنے کے لیے درآمدات پر بھاری انحصار حوصلہ افزا نہیں۔

جدول 5.4: ایف بی آر ٹیکس وصولی (خالص) (جولائی تا دسمبر)								
ارب روپے، نمونہ فیصد میں								
خالص وصولی		نمو		ان سالوں کی اوسط نمو		سالانہ ہدف کا فیصد		
میں 10ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 11ء	5 سال	10 سال	میں 10ء	میں 11ء	
240.9	211.4	0.5	13.9	21.9	14.0	37.4	36.7	بلا واسطہ ٹیکس
420.8	370.8	7.9	13.5	15.0	11.7	49.4	56.0	بالواسطہ ٹیکس
282.6	242.9	11.8	16.4	17.3	15.0	48.6	44.6	سیلز ٹیکس
58.1	56.7	5.8	2.6	19.2	7.1	37.1	41.2	ایف ای ڈی
80.0	71.2	-2.1	12.3	6.8	7.7	43.9	46.2	کسٹمر
661.7	582.2	5.1	13.7	17.3	12.4	42.2	41.2	مجموعی وصولی

ماخذ: فیڈرل بورڈ آف ریونیو

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر کے ٹیکسوں میں ہونے والی اہم پیش رفت یہ ہے: (الف) انکم ٹیکس وصولی کی سطح بلند رہی کیونکہ پیشگی رضا کارانہ ادائیگیوں میں خاصا اضافہ (20.1 ارب روپے) ہوا جو کارپوریٹ شعبے کے منافع میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے (ب) عندا طلب انکم ٹیکس وصولیوں میں کمی آئی جس سے پتہ چلتا ہے کہ ایف بی آر آڈٹ کے نئے نظام سے موثر انداز میں فائدہ نہیں اٹھا سکی (ج) ود ہولڈنگ ٹیکس وصولی میں معمولی کمی آئی اور (د) کسٹمر ڈیوٹی کے محاصل میں 12.3 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا جس کا اہم سبب گاڑیوں اور خوردنی تیل کی درآمدات ہیں۔

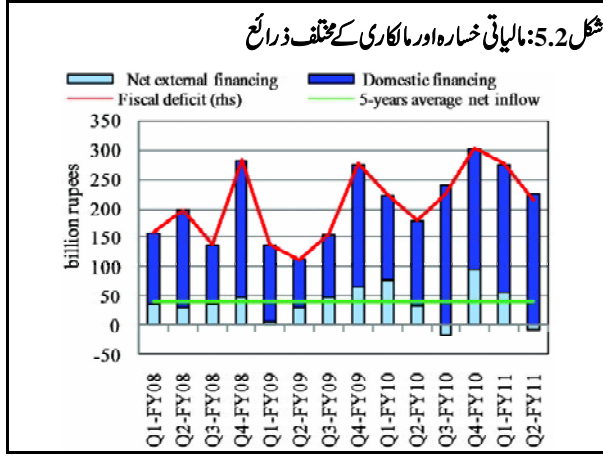
5.4 ملکی میزانیہ مالکاری

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت نے مالیاتی خسارے کی مالکاری کے لیے ملکی ذرائع سے بھاری قرض گیری پر انحصار کیا (دیکھئے جدول 5.5) کیونکہ بیرونی ذرائع سے صرف 47 ارب روپے کی خالص رقم حاصل ہو سکیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 110.3 ارب روپے حاصل ہوئے تھے۔

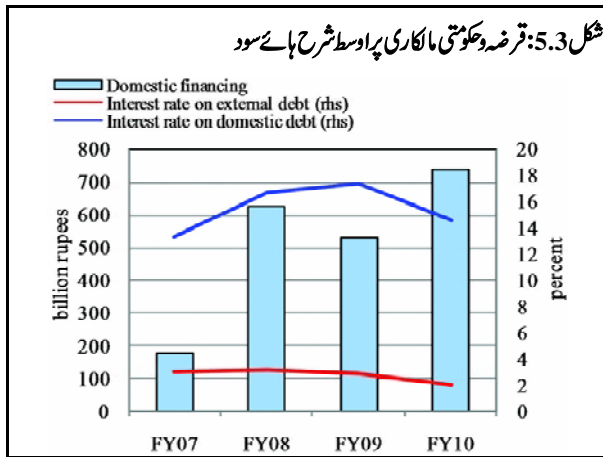
جدول 5.5: خسارے کی مالکاری					
ارب روپے، فیصد					
میں 11ء		پہلی ششماہی		فیصد حصہ	
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	میں 10ء	میں 11ء	میں 10ء	میں 11ء
276.2	214.2	403.3	490.4	100.0	100.0
56.9	-9.9	110.3	47.0	27.3	9.6
219.3	224.1	293.0	443.4	72.7	90.4
121.0	165.1	107.2	286.0	26.6	58.3
118.3	-38.3	-63.9	80.1	-15.8	16.3
2.6	203.3	171.0	205.9	42.4	42.0
98.4	59.0	185.8	157.4	46.1	32.1
33.8	31.7	98.0	65.5	24.3	13.4
64.6	27.3	87.8	91.9	21.8	18.7

* دیگر میں شامل ہیں ایم ٹی بی، بی آئی بی وغیرہ اور پرائز بانڈز کے ذریعے غیر بینک قرض گیری

* دیگر میں شامل ہیں ایم ٹی بی، پی آئی بیز وغیرہ اور پرائز بانڈز کے ذریعے غیر بینک قرض گیری



میزانی مالکاری کے اجزاء کے تاریخی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی تک بیرونی ذرائع سے رقم آتی رہیں اور یہ گزشتہ پانچ برسوں کی اوسط سطح کے قریب تھیں (دیکھئے شکل 5.2)۔ تاہم مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی میں آئی ایم ایف سے طے پانے والی اہم ساختی اصلاحات پر عملدرآمد نہیں کیا جاسکا جس کے نتیجے میں آئی ایم ایف سے ایس بی اے کے تحت قرضے کی چھٹی قسط کی ادائیگی میں تاخیر ہوگئی۔ اگرچہ اس قسط میں اعانت میزانیہ سے متعلق رقم شامل نہیں تاہم اس میں تاخیر نے دیگر کثیر فریقی امدادی اداروں کے خدشات کو بڑھا دیا جس کی وجہ سے مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کے لیے بیرونی ذرائع سے قرضہ لینا مشکل ہو گیا تھا۔ اس لیے حکومت کو رقم حاصل کرنے کے لیے ملکی ذرائع پر انحصار کرنا پڑا۔

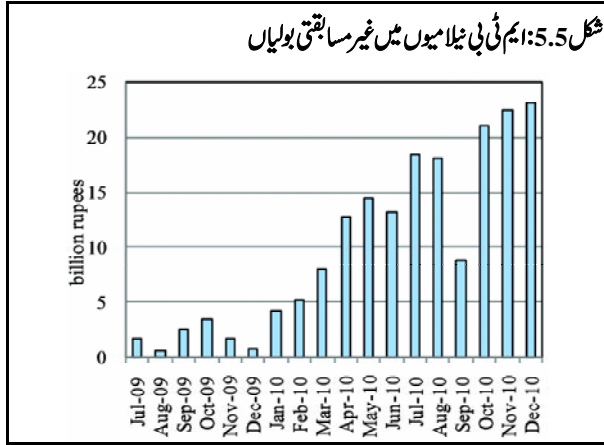
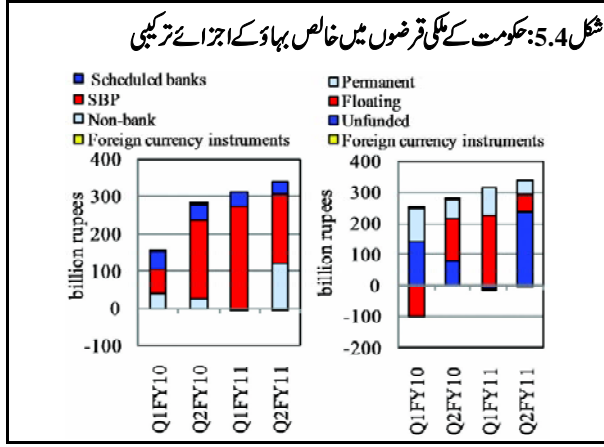


حکومت کو تمام ذرائع سے قرضے نہیں مل سکے کیونکہ حکومت نے مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران خسارے کی مالکاری کے لیے مرکزی بینک

سے قرضہ لینے سے گریز کیا اور منڈی میں بڑھتی ہوئی شرح سود کے باعث این ایس ایس تمسکات کے ذریعے غیر بینک قرض گیری میں بھی کمی آ گئی۔ تاہم غیر بینک سرمایہ کاروں نے جزوان کو متنوع بنانے کی شرائط پورا کرنے کے لیے مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران جاری ہونے والے دیگر تمسکات خصوصاً اجارہ صلوک میں کافی دلچسپی دکھائی۔

اس لیے حکومت کو جدولی بینکوں سے قرض گیری پر انحصار کرنا پڑا۔ مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومتی قرض گیری ایم بی کی نیلامی کے اہداف سے تجاوز کر گئی اور بینک تمام مدتوں کی بولیوں کے نرخ بڑھانے میں کامیاب رہے۔⁷ خسارے کی مالکاری کے لیے اندرونی ذرائع سے قرضوں کے نتیجے میں قرضوں کی واپسی کا بوجھ بڑھ جاتا ہے کیونکہ روپے کی قدر میں کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے ملکی و بیرونی قرضوں کے درمیان شرح سود کے فرق کی وجہ سے بیرونی ذرائع سے قرضے لینا سستا پڑتا ہے (دیکھئے شکل 5.3)۔

⁷ مالی سال 11ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی کے دوران سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی بلوں کے لیے بولی کے اوسط نرخوں میں بالترتیب 5.4، 5.5 اور 6.4 فیصد اضافہ ہوا۔



5.5 حکومت کا ملکی قرضہ

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران آخر دسمبر تک حکومتی قرض گیری کے نتیجے میں مجموعی ملکی قرضے اور واجبات 1.3 فیصدی درجے اضافے کے ساتھ بڑھ کر جی ڈی پی کے 35.4 فیصد تک پہنچ گئے⁸۔ رجحانات سے قلیل مدتی رواں قرضوں خصوصاً بینکاری نظام کے قرضوں پر بڑھتے ہوئے انحصار کی عکاسی ہوتی ہے جو پسماندہ قرضہ منڈیوں کی ایک اہم خصوصیت ہے (دیکھئے شکل 5.4)۔ مذکورہ صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضہ منڈی کی ترقی کے لیے جولائی 2009ء سے غیر مسابقتی بولیوں کے ذریعے حکومت کے رواں اور مستقل قرضہ تمسکات میں غیر بینک سرمایہ کاری کی اجازت دی۔⁹ ایم ٹی بی کی غیر مسابقتی نیلامیوں کے ذریعے جمع کی جانے والی رقم میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے (دیکھئے شکل 5.5)۔

مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی قرضوں کے اجزائے ترکیبی میں ہونے والی اہم تبدیلیوں کو ذیل میں دیا گیا ہے:

رواں قرضہ

- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومتی قرضوں میں ہونے والے مجموعی اضافے میں رواں قرضوں کا حصہ تقریباً 72 فیصد تھا۔
- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایم ٹی بی کی نیلامیوں سے حاصل ہونے والی مجموعی رقم میں سہ ماہی ٹی بلز کا حصہ 62.9 فیصد رہا۔ قلیل مدتی تمسکات کا بڑا حصہ قرضوں کی واپسی کی لاگت میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے اور اس سے جاری اخراجات اور مالیاتی خسارے پر منفی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

⁸ اس اضافے کی بنیادی وجہ حکومت کے ملکی قرضوں کا بڑھنا ہے کیونکہ مالی سال 11ء کے دوران پی ایس ایز کے قرضوں اور واجبات میں کمی آئی تھی۔

⁹ خصوصی اقدامات یہ تھے: (الف) جنوری 2010ء سے الیکٹرانک بانڈ ٹریڈنگ پلیٹ فارم متعارف کرانا جس کا مقصد ثانوی بازار میں قیمتوں کی میکینیت میں بہتری لانا تھا اور (ب) قرضہ منڈی کو متنوع بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے غیر مسابقتی بولیوں کے ذریعے ایم ٹی بی اور پی آئی بیز دونوں میں انفرادی اور چھوٹے ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو شرکت کی اجازت دی تھی۔ یہ اجازت ایف ایس سی ڈی سرکلر نمبر 07 اور 18 بتاریخ 06 جون 2009ء اور 04 دسمبر 2010ء کو جاری کیے جانے والے سرکلر کے تحت دی گئی۔

مستقل قرضہ

- آخر دسمبر 2010ء تک مستقل قرضوں میں مجموعی طور پر 14.5 فیصد اضافہ ہوا۔
- ایک نیا تین سالہ اجارہ منسلک بانڈ نومبر 2010ء میں متعارف کرایا گیا۔ یہ بانڈ تیرہ مہینوں کے وقفے سے جاری کیا گیا تھا۔ مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اس سے 89 ارب روپے جمع ہوئے۔
- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران پی آئی بی سے خالص رقم میں بھی 16.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

غیر فنڈ قرضہ

- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر فنڈ قرضوں کی نمو گزشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں 4.7 فیصد کمزور رہی۔
- اکتوبر 2010ء اور جنوری 2011ء میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے نشانیہ شرح سود کو بڑھانے کے باعث این ایس ایس تمسکات پر شرح منافع بڑھا دیا گیا۔ نتیجتاً مالی سال 11ء کی دوسری سہ ماہی میں خام رقم کی آمد میں بہتری آئی لیکن کمزور نمو کا ایک اہم سبب ڈسکاؤنٹ میں تاخیر ہو سکتا ہے۔
- تاہم اسپیشل سیونگز سرٹیفکیٹس اور بہود سیونگز سرٹیفکیٹس کے علاوہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً تمام غیر فنڈ قرضہ تمسکات سے حاصل ہونے والی رقم کی سطح پست رہی۔ بڑھتی ہوئی شرح سود کے باعث ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کی شرکت متاثر ہوئی ہے کیونکہ طویل مدتی قرضہ تمسکات میں فنڈز رکھنا ان کے لیے زیادہ پرکشش نہیں رہا۔

حکومت کے ملکی قرض پر سودی ادائیگیاں

- مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کے ملکی قرض پر سودی ادائیگیوں میں 7.2 فیصد نمو ہوئی جبکہ یہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 6.7 فیصد تھی۔
- اگرچہ مالی سال 11ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں سال بسال زیادہ اضافہ نہیں ہوا البتہ حال ہی میں ان کے اجزائے ترکیبی میں خاصی تبدیلی آئی ہے اور این ایس ایس کے بجائے ٹی بلز میں ان کی دلچسپی بڑھ گئی ہے۔

6 بیرونی شعبہ

6.1 عمومی جائزہ

جدول 6.1: بیرونی کھاتے کا خلاصہ (جولائی تا فروری)				
ارب ڈالر				
میں 10ء	میں 11ء	مطلق فرق	فیصد فرق	
-3	-0.1	2.9	96.8	الف۔ جاری حسابات کا خسارہ
-7.6	-7.2	0.4	5.3	i۔ تجارتی توازن
12.5	15.5	3	23.7	برآمدات
20.1	22.6	2.6	12.8	درآمدات
4.5	7.1	2.5	55.7	ii۔ نا دیدہ توازن
5.8	7	1.2	20.3	ترسیلات
3	1.4	-1.6	-53.7	ب۔ مالی/سرمایہ توازن
1.3	1	-0.3	-21.8	i۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
-0.3	0.2	0.5	176.3	ii۔ بیرونی تزدانی سرمایہ کاری
2	0.1	-1.9	-93.7	iii۔ دیگر سرمایہ کاریاں
0.5	0.2	-0.2	-50.4	ج۔ اغلاط اور محمول چمک
0.5	1.6	1.1	212.7	د۔ مجموعی توازن

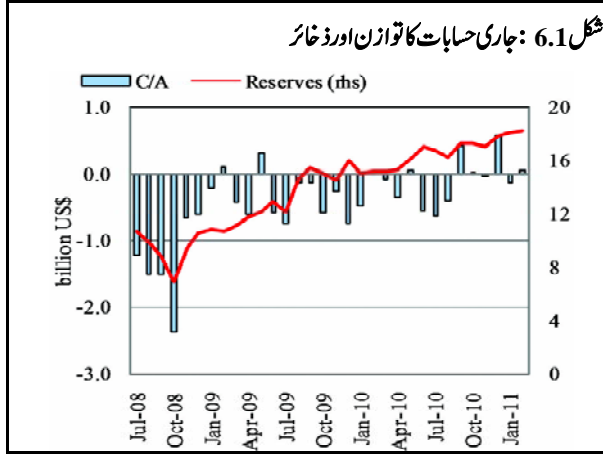
جولائی تا فروری مالی سال 11ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے میں 1.6 ارب ڈالر کی اضافی رقم آئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 0.5 ارب ڈالر اضافہ ہوا تھا۔

بیرونی کھاتے میں یہ بہتری جاری حسابات کے خسارے میں نمایاں کمی کا نتیجہ تھی کیونکہ جولائی تا فروری میں 11ء کے دوران مالی کھاتے کی فاضل رقم گزشتہ سال کے اسی عرصے کی نسبت خاصی کم ہو گئی (دیکھئے جدول 6.1)۔

جاری حسابات کے خسارے میں یہ کمی تمام ذیلی مدات کے تعاون سے ہوئی اور سب سے بڑا حصہ جاری منتقلیوں سے آیا جو 1.6 ارب ڈالر بڑھ گیا جبکہ خدمات کے کھاتے میں 0.7 ارب ڈالر اضافہ ہوا۔

جاری منتقلیوں اور خدمات کے کھاتے میں اس بہتری سے قطع نظر جولائی تا فروری میں 11ء کے دوران سب سے زیادہ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ دشواریوں کے باوجود برآمدات میں 23.7 فیصد نمو ہوئی۔ برآمدات میں نوعاً عامی اقتصادی بحالی کے بعد ایشیا کی اکائی قیمت بڑھنے کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔ اب تک کی برآمدی کارکردگی سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رجحان برقرار رہا تو پاکستان میں 11ء میں برآمدات کا نیاریکارڈ قائم کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

حکومت اقتصادی اصلاحات کے حوالے سے بین الاقوامی مالی اداروں کو اپنے اخلاص کا یقین نہ دلا سکی، نیز اقتصادی مسائل بھی برقرار رہے چنانچہ اس کا منفی اثر مالی کھاتوں پر پڑا۔ طویل مدتی بیرونی قرضوں میں زبردستی کی واقع ہوئی جو گزشتہ سال کے 1.7 ارب ڈالر سے گرا کر محض 342 ملین ڈالر رہ گئے تاہم سرمایہ کاری کسی حد تک بہتر ہوئی جس کی واحد وجہ صکوک سے متعلق 600 ڈالر کی عدم ادائیگی تھی اور گزشتہ سال سرمایہ کاری اسی وجہ سے گر گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں جولائی تا فروری میں 11ء کے دوران مالی اور سرمایہ کھاتے کی فاضل رقم کم ہو کر 1.4 ارب ڈالر رہ گئی جو کہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 3 ارب ڈالر رہی تھی۔



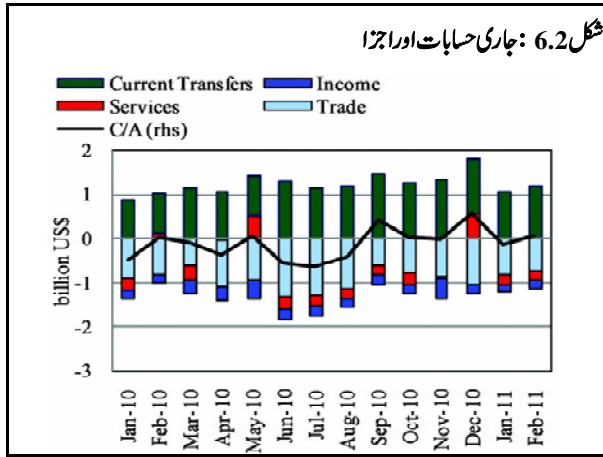
تاہم اس فاضل رقم نے زرمبادلہ کے ملکی ذخائر بہتر بنانے میں مدد دی اور یہ ذخائر فروری 2011ء کے اختتام پر تاریخ کی بلند ترین سطح 18.1 ارب ڈالر پر جا پہنچے (شکل 6.1)۔ معقول مقدار میں ترسیلات زر اور برآمدی رقوم کی بنا پر کثیر زرمبادلہ بین ال بینک بازار مبادلہ میں داخل ہوا جس سے زیر جائزہ عرصے کے دوران روپے پر دباؤ کسی حد تک کم ہو گیا چنانچہ اس دوران روپے کی قدر محض 0.24 فیصد گری جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 4.5 فیصد گری تھی۔

جاری حسابات کا خسارہ موجودہ رفتار سے بڑھتا رہا تو رواں مالی سال یہ جی ڈی پی کے دو فیصد سے کم رہے گا جو ایک عمدہ پیش رفت ہوگی کیونکہ صرف دو سال قبل یہ خسارہ جی ڈی پی کا تقریباً 6 فیصد تھا، تاہم اطمینان کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ خسارے میں حالیہ کمی بنیادی طور پر عبوری وجوہات سے ہوئی ہے۔ اس وقت تجارتی خسارہ پاکستان کی روایتی برآمدات کی اکائی قیمت بڑھنے کے باعث کم ہے اور قیمتیں معمول پر آنے سے یہ مستحکم ہو سکتا ہے۔ اسی طرح درآمدی اخراجات جو ملکی اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی اور اجناس کی عالمی قیمتیں گرنے کے باعث گذشتہ مالی سال کے اختتام پر نسبتاً کم ہو گئے تھے جولائی 2011ء سے بڑھ رہے ہیں اور اجناس کے عالمی، خصوصاً تیل کے نرخوں میں مزید اضافے سے زور پکڑ سکتے ہیں۔

خدمات کے کھاتے میں بہتری لاجسٹک سپورٹ کی بنا پر آئی جس کی آمد کے وقت کے حوالے سے یقینی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ اسی طرح مشرق وسطیٰ میں جاری بحران کے نتیجے میں جاری منتقلیاں بھی متاثر ہو سکتی ہیں۔ صورتحال کو مزید گہرے بنانے والا امر یہ ہے کہ مالی کھاتے میں یہ سست روی قلیل مدتی نہیں بلکہ وسط سے طویل مدتی معلوم ہوتی ہے۔ سرمایہ کاری رقوم میں اضافہ اسی وقت ممکن ہے جب امن وامان بہتر ہو، اور سیاسی و اقتصادی استحکام ہو، جبکہ بیرونی قرضوں کی آمد کا انحصار اس امر پر ہے کہ حکومت سیاست پر اثر انداز ہونے والی اصلاحات نافذ کرنے میں مخلص ہو۔

لہذا جاری حسابات میں خرابی رونما ہوئی تو موجودہ حالت میں مالی کھاتہ اس خرابی کو سہارنے کے قابل نہیں ہوگا اور ملک کو لامحالہ اپنے ذخائر سے مدد لینے پڑے گی جو اس وقت شرح مبادلہ کے لیے استحکام کا باعث بن رہے ہیں۔ چند برس قبل بھی یہی صورتحال تھی جب ملک آئی ایم ایف سے مدد لینے پر مجبور ہو گیا تھا۔

نومبر 2008ء میں آئی ایم ایف کے ساتھ طے پانے والا اسٹینڈ بائی آرینج منٹ فی الحال معطل ہے کیونکہ پاکستان اپنے وعدے پورے کرنے میں ناکام رہا۔ آئی ایم ایف کی شرائط پر عمل درآمد سیاسی لحاظ سے بلاشبہ دشوار ہے تاہم معیشت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے عمل درآمد ضروری ہے۔ آئی ایم ایف کو قبول کرنا نہ صرف اس لیے اہم ہے کہ آئی ایم ایف اور آئی ایم ایف سے توثیق لینے والے ڈوڑاروں کی جانب سے رقوم پھر سے ملنے لگیں گی بلکہ اس لیے بھی کہ حکومت کی پالیسیوں پر بیرونی اور ملکی سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہو جائے گا۔

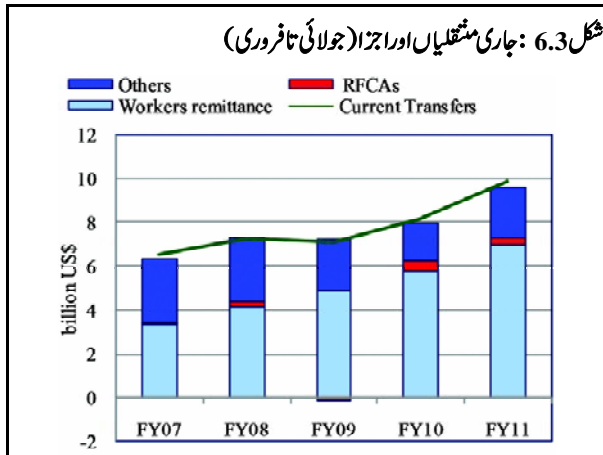


ماضی کا تجربہ بتاتا ہے کہ نامقبول فیصلوں سے گریز اچھا نہیں ہوتا، مسائل مزید الجھتے ہیں اور معیشت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔

6.2 جاری حسابات کا توازن

رواں مالی سال کا آغاز اچھا نہ تھا، ابتدائی دو ماہ میں جاری حسابات کا خسارہ 18 فیصد تھا تاہم بعد کے مہینوں میں نمایاں بہتری آئی۔ ستمبر میں جاری حسابات میں 419 ملین ڈالر کی، اور دسمبر میں 500 ملین ڈالر کی فاضل رقم آئی۔ چنانچہ جولائی تا فروری مہینوں کے دوران جاری حسابات کا خسارہ صرف 98 ملین ڈالر رہا جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں یہ 3 ارب ڈالر تھا (دیکھئے شکل 6.2)۔

تجارتی کھاتہ¹ جو کہ جاری حسابات کا سب سے بڑا حصہ ہے اور جوان حسابات کی مجموعی کارکردگی پر بڑی حد تک اثر انداز ہوتا ہے، کا خسارہ زیر جائزہ عرصے میں 5.3 فیصد گھٹ گیا جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 20.1 فیصد تخفیف ہوئی تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ گزشتہ سال تجارتی کھاتے میں بہتری درآمدی بل میں نمایاں کمی سے آئی تھی، رواں مالی سال بہتری کی وجہ مستحکم برآمدی نمو تھی جس نے 10.2 فیصد درآمدی نمو کے اثرات کو زائل کر دیا۔



جولائی تا فروری مہینوں کے دوران تجارتی خسارے میں معمولی کمی کے برعکس خدمات کا خسارہ 43.7 فیصد گھٹ گیا جس کی وجہ لاجسٹک سپورٹ کے تحت 743 ملین ڈالر کی وصولی تھی۔ تاہم یہ وصولی نہ ہوتی تب بھی خدمات کے خسارے میں 16.3 فیصد تخفیف ہو چکی تھی۔ اس سلسلے میں ٹرانسپورٹ، سفری خدمات اور دیگر کاروباری خدمات کے ذیلی گروپوں نے عمدہ کارکردگی دکھائی۔

جاری حسابات میں بہتری لانے میں اگرچہ تمام

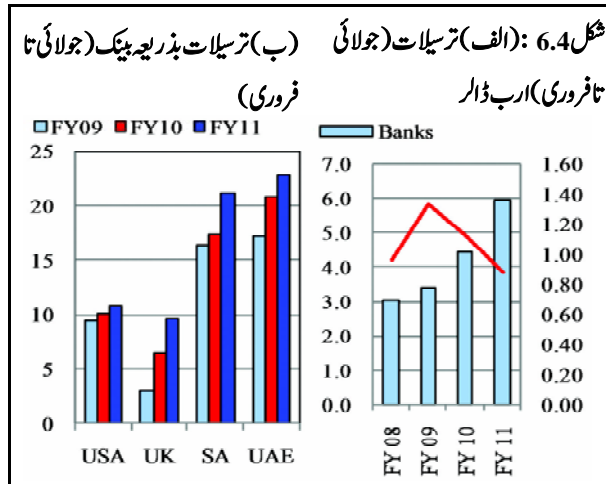
ذیلی مدات نے اپنا حصہ ادا کیا تاہم جاری منتقلیوں کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ کارکنوں کی ترسیلات میں مستحکم نمو برقرار رہنے اور سیلاب زدگان کے لیے امدادی رقم کی آمد سے جولائی تا فروری مہینوں کے دوران جاری منتقلیاں 20.7 فیصد بڑھ گئیں (دیکھئے شکل 6.3)۔

¹ تجارت پر تفسیلی بحث کے لیے ذیلی سیکشن 6.2 دیکھئے جس کے اعداد و شمار یہاں پیش کردہ اعداد و شمار سے مختلف ہیں کیونکہ دونوں مختلف ذرائع سے لیے گئے ہیں۔

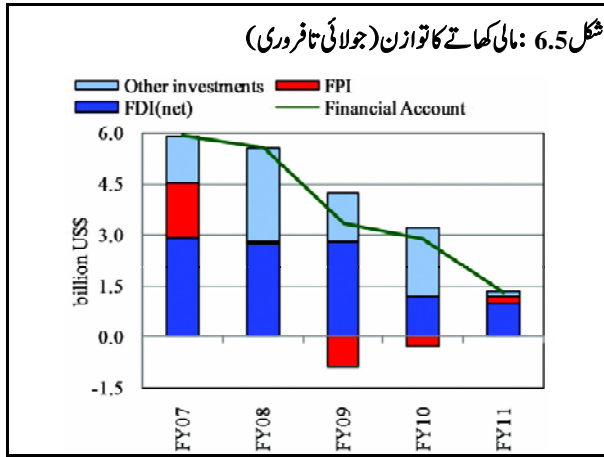
جدول 6.2: کارکنوں کی ترسیلات بلحاظ ملک (جولائی تا فروری)				
ملین ڈالر				
ممالک	م 10ء	م 11ء	حصہ (فیصد)	شرکت (فیصدی درجے)
خلیجی علاقہ	3294.1	4010.1	57.6	12.4
بحرین	101	103	1.5	0
کویت	297.1	308.8	4.4	0.2
قطر	243.3	198.9	2.9	-0.8
سعودی عرب	1148.9	1563	22.4	7.2
سلطنت اومان	185.5	209.4	3	0.4
عرب امارات	1328.3	1627.1	23.4	5.3
امریکہ	1173.2	1298.3	18.6	2.2
برطانیہ	596.3	770.9	11.1	3
کینیڈا	71.6	127.6	1.8	1
جرمنی	57.5	67.5	1	0.2
جاپان	4.3	3	0	0
ناروے	24.8	24.8	0.4	0
دیگر	564.3	661.1	9.5	1.7
مجموعہ	5786.1	6963.3	100	20.3

کارکنوں کی ترسیلات
جولائی تا فروری م 11ء کے دوران بھی مستحکم طریقے سے آتی رہیں اور ان میں 20.3 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال 17.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ایسا پہلی بار ہوا کہ ان سات میں سے تین مہینوں میں ماہانہ ترسیلات 900 ملین ڈالر سے بڑھ گئیں۔

ملکوں اور علاقوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ترسیلات میں 57 فیصد حصہ خلیجی علاقوں کا ہے جس کے بعد امریکہ اور برطانیہ کا نمبر ہے (دیکھئے جدول 6.2)۔ خلیجی علاقے میں عرب امارات سے آنے والی ترسیلات کا حصہ سب سے زیادہ اور اس کے بعد سعودی عرب کا ہے۔ دہی سے آنے والی ترسیلات خوش قسمتی سے دوبارہ بڑھ گئی ہیں کیونکہ بحرین سے نکل آنے کے بعد وہاں اقتصادی سرگرمیاں جزوی طور پر بحالی ہوئی ہیں۔ چنانچہ جولائی تا فروری م 11ء کے دوران دہی سے ترسیلات 33.6 فیصد بڑھ گئیں، گذشتہ سال اس عرصے میں 14.6 فیصد کی واقع ہوئی تھی۔



جہاں تک ذرائع کا تعلق ہے بینکوں کے ذریعے ترسیلات کی آمد م 09ء سے متواتر بڑھ رہی ہے جبکہ مبادلہ کمپنیوں سے آمد گری رہی ہے (دیکھئے شکل 6.4 الف)۔ ترسیلات کے ذرائع میں آنے والی اس تبدیلی کے کئی اسباب ہیں۔ غالباً ایک وجہ زارکو اور خانانی اینڈ کالیا جیسی بڑی مبادلہ کمپنیوں پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے چھاپے تھے جن کی بنا پر کارکن مبادلہ کمپنیوں کے توسط سے رقم بھجوانے سے گریز کرنے لگے۔ تاہم ایک اہم وجہ رقم کے ارسال کنندہ کو سہولت دینے کی غرض سے اسٹیٹ بینک اور حکومت کے حالیہ مشترکہ اقدامات



ہیں جن سے بینکوں کا واسطہ استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ ایسے بعض اقدامات یہ ہیں: (1) رقم کی بین الینک ہاتھ کے ہاتھ منتقلی (آئی بی ایف ٹی)² کی سہولت، (2) کاؤنٹر پرفنڈ رقم وصول کرنے کی سہولت³ اور (3) وصول کنندہ کے بینک اکاؤنٹ میں رقم کے براہ راست اندارج کی سہولت۔ گزشتہ دو برس کے دوران پاکستان ری بی ٹیس انی شیپ ٹیو (پی آر آئی) نے بھی بینکوں اور مینی پیجرز کے ساتھ دوطرفہ انتظامات کے تحت تقریباً 200 طریقے وضع کیے ہیں، اور باضابطہ ذرائع سے ترسیلات بڑھانے کے لیے کارکنوں اور سمندر پار ایجنٹوں کے مسائل حل کیے ہیں۔

6.3 مالی کھاتے کا توازن

مالی کھاتے کے توازن میں کمی کا جو رجحان مئی 09ء سے شروع ہوا تھا جولائی تا فروری مئی 11ء میں بھی جاری رہا۔ حالیہ کمی کی واحد وجہ دیگر سرمایہ کاری واجبات (قرضہ جات) میں تخفیف ہے کیونکہ اس عرصے کے دوران بیرونی سرمایہ کاری رقم کی آمد معمولی سی بہتر ہوئی۔

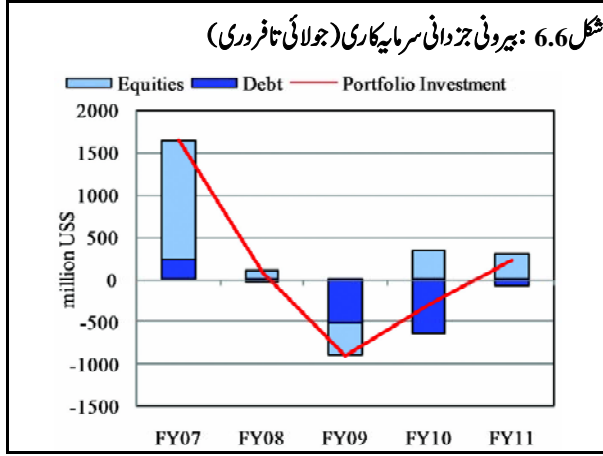
دیگر سرمایہ کاریوں میں تیزی سے کمی کی بڑی وجہ اس بار ایس ڈی آر کے یکبارگی اختصاص کی عدم موجودگی ہے جس نے گزشتہ سال دیگر سرمایہ کاری واجبات میں اضافہ کر دیا تھا۔ تاہم ایس ڈی آر کے اختصاص کو نظر انداز کرنے کے بعد بھی دیگر سرمایہ کاریاں گزشتہ سال سے کم رہیں جس کا اہم سبب قرضے کی خالص رقم کا کم ہونا اور برآمدی بلوں کی عدم ترسیل کا بڑھنا ہے (دیکھئے شکل 6.5)۔

جولائی تا فروری مئی 11ء کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 33.5 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا۔ اس مد میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی کارکردگی مسلسل دوسرے سال بھی خراب رہی تاہم بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری میں 232 ملین ڈالر کی خالص آمد ہوئی جبکہ گزشتہ سال اس عرصے میں 304 ملین ڈالر خالص کمی ہوئی تھی۔ اس بہتری کی واحد وجہ گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال قرضہ تمسکات کے تحت رقم کا کم اخراج تھا⁴ (دیکھئے شکل 6.6)۔

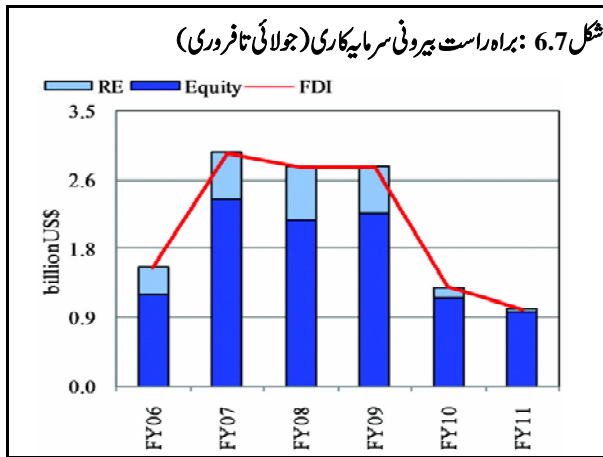
² آئی بی ایف ٹی میں وصول کنندہ کے بینک کا بیرون ملک مبادلہ کمپنیوں/بینکوں کے ساتھ لین دین کا انتظام ہوتا ہے۔ ارسال کنندہ ان مبادلہ کمپنیوں اور بینکوں کے ذریعے وصول کنندہ کے اکاؤنٹ میں فوراً رقم منتقل کر سکتا ہے۔

³ وصول کنندہ کا بینک اکاؤنٹ نہ ہو تو بھی وہ اپنا قومی شناختی کارڈ دکھا کر اور ارسال کنندہ کا بیرون ملک سے دیا گیا مخصوص کوڈ بتا کر رقم وصول کر سکتا ہے۔

⁴ جنوری 2010ء میں 600 ملین ڈالر کے صلوک بانڈ کی ادائیگی کی بنا پر ایسا ہوا تھا۔



یہ حقیقت خاصی حوصلہ شکن ہے کہ جزدانی سرمایہ کاری میں بہتری کی وجہ ایکویٹی سرمایہ کاری میں اضافہ نہیں کیونکہ عمومی طور پر 2010ء کے دوران ابھرتی ہوئی منڈیوں میں سرمایہ رقوم کی آمد بحال ہوئی ہے۔ پیش گوئی کی گئی ہے کہ ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بیرونی جزدانی ایکویٹی سرمایہ کاری 2011ء کے اختتام تک 186 ارب ڈالر تک جا پہنچے گی جبکہ 2005ء تا 2009ء کے دوران اس کی سالانہ اوسط 62 ملین ڈالر رہی ہے۔⁵



اسی طرح جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیائی ملکوں میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری 2010ء میں 18 فیصد بڑھ گئی۔⁶ خطے کی بہتر اقتصادی صورتحال کے باعث بیرونی اداروں سے منسلک کمپنیوں کے منافع میں نمو کا نتیجہ یہ نکلا کہ نو سرمایہ کاری آمدنی کی سطح نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ خطے میں پیش رفت حوصلہ افزا رہی تاہم پاکستان میں بیرونی سرمایہ کاروں کی نفع یابی پر جن عوامل نے اثر ڈالا ان میں کمزور اقتصادی نمو، بد امنی، گردش قرضے کا مسئلہ اور بجلی کا بحران شامل ہیں۔ اس کی عکاسی نو سرمایہ

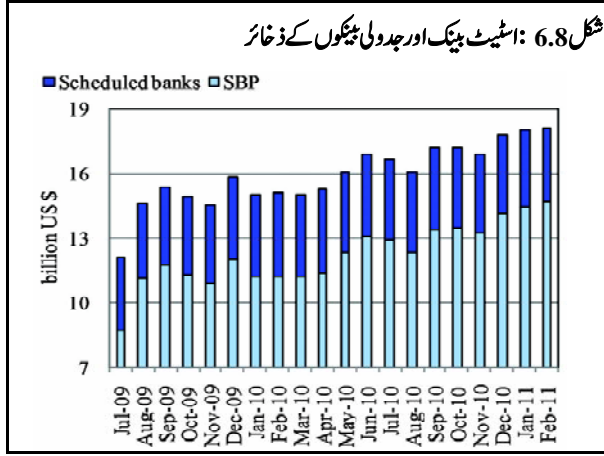
کاری آمدنی تیزی سے گرنے سے ہوتی ہے جس کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری رقوم میں 36 فیصد کی نو سرمایہ کاری آمدنی گھٹنے سے ہوئی (دیکھئے شکل 6.7)۔

6.4 زرمبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

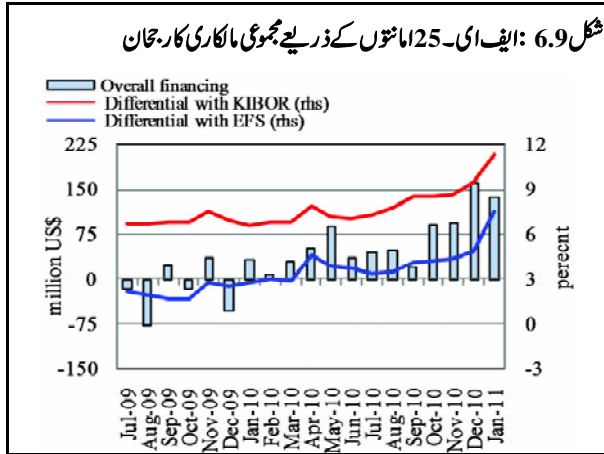
پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں بہتری کی عکاسی زرمبادلہ کے ذخائر بڑھنے سے ہوتی ہے جو فروری م س 11ء کے اختتام پر 18.1 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح پر جا پہنچے (دیکھئے شکل 6.8)۔ مجموعی ذخائر بڑھنے سے ذخائر کی شرح کفایت (درآمدات کی شکل میں) اختتام فروری 2011ء پر 28.6 فیصد تک جا پہنچی۔ اختتام جون 2010ء پر یہ 28.2 فیصد تھی۔

⁵ "Capital Flows to Emerging Market Economies" آئی آئی ایف ریسرچ نوٹ، 4 اکتوبر 2010ء

⁶ اس علاقے میں جن ملکوں کو زیادہ رقوم ملیں ان میں سنگاپور، ہانگ کانگ، چین، ملائیشیا، تائیوان، اوریت نام شامل ہیں۔ "یو این سی ٹی ای ڈی گلوبل نوٹس" فرینڈز نمبر 5، 17 جنوری 2011ء



ماہانہ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں جولائی تا فروری م س 11ء کے پورے عرصے کے دوران مثبت نمو ہوئی سوائے نومبر 2010ء کے، جب رقم کثیر طرفہ اور دو طرفہ ڈونرز کو قرضے کی واپسی کے ضمن میں 390.9 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا۔ اس میں سے تقریباً 66 فیصد رقم آئی ایم ایف اور ایشیائی بینک کو ادا کی گئی (دیکھئے جدول 6.3)۔ تاہم کوآپلیکیشن سپورٹ فنڈ کی مد میں رقم آنے سے دسمبر اور جنوری کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ گئے۔



جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر کے برعکس جدولی بینکوں کے ذخائر میں 378 ملین ڈالر کمی واقع ہوئی۔ کارکنوں کی ترسیلات میں نمو سے جدولی بینکوں کے ذخائر کو فائدہ ہوا تاہم درآمدی اخراجات زیادہ ہونے سے یہ نمو ماند پڑ گئی چنانچہ ذخائر سے خالص اخراج ہوا۔

درآمدی ادائیگیوں کے علاوہ درآمدی قرضوں سے بھی زرمبادلہ کے ذخائر کم ہوئے۔ بیرونی کرنسی کی

شرح سود اور برآمدی مالکاری اسکیم اور نشانہ کا بیور کے مابین بڑھتے ہوئے تفریق کی بنا پر تجارتی قرضوں میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.9)۔

زیر جائزہ عرصے کے دوران ملک کے بیرونی کھاتے مستحکم ہونے سے ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں نسبتاً استحکام آیا، چنانچہ روپے کی قدر صرف 0.24 فیصد کم ہوئی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 4.5 فیصد گری تھی۔

بیرونی کھاتوں میں استحکام کے علاوہ ایک پیش رفت یہ بھی ہوئی کہ اہم عالمی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کمزور ہوا جس کا فائدہ روپے کو پہنچا۔

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران نامیہ مؤثر شرح مبادلہ کے لحاظ سے روپے کی قدر 6.4 فیصد گری تاہم نسبی قیمتوں میں 6.7 فیصد اضافے نے اس کا اثر زائل کر دیا چنانچہ حقیقی مؤثر شرح مبادلہ اس عرصے کے دوران 0.4 فیصد بڑھی جبکہ گزشتہ برس 1.9 فیصد بڑھی تھی (دیکھئے شکل 6.10)۔

تجارتی کھاتہ 7

جدول 6.3: اسٹیٹ بینک کے ذخائر			
ملین ڈالر			
م 11ء			
جولائی تا ستمبر	اکتوبر تا دسمبر	جنوری تا فروری	آمد رقم
3595.3	4039.6	2623.3	خرید
315	1225	950	قرضے اور گرانٹس
595.8	180.2	390.6	ایشیائی بینک
60.8	72.9	20	آئی ایم ایف
453.4	1.1	1.2	دیگر
2,685	2,634	1,283	امریکہ - لاجسٹک سپورٹ
0	743	0.3	پیپلز عسیتیں
1,969	1,283	906	امانتوں پر سود / ڈسکاؤنٹ
53.3	33.1	15.1	متفرق وصولیاں
662.7	575.4	361.5	جانے والی رقم
3333.1	3663.7	2055.9	بین الینک فروخت
90	0	0	قرض کی واپسی
365.1	431.2	199.2	آئی ایم ایف
91.8	124.2	84.2	ایشیائی بینک
84.8	177.4	44.7	دیگر
188.5	129.6	70.3	دیگر
2,878	3,233	1,856	جن میں سے
			پیپلز عسیتیں
1,944	1,709	1,525	دفاع
147.9	331.4	44.3	متفرق ادائیگیاں
197.2	379.5	286.9	ذخائر میں خالص تبدیلی
262.2	375.9	567.4	ماخذ: ڈی ایم ایم ڈی

برآمدات میں معقول نمو کے باوجود جولائی تا فروری م 11ء میں تجارتی خسارہ 7.9 فیصد بڑھ کر 10.3 ارب ڈالر ہو گیا (دیکھئے شکل 6.11)۔ یہ خسارہ بنیادی طور پر درآمدی بل میں 3.8 ارب ڈالر اضافے سے بڑھا جس نے برآمدی رقوم میں 3 ارب ڈالر نمو کے اثرات زائل کر دیے۔

جولائی تا فروری م 11ء کے دوران درآمدی بل میں جو اضافہ ہوا اس کا 50 فیصد سے زائد شکر، خام تیل، پام آئل، پیٹرولیم مصنوعات اور خام کپاس کی بڑھی ہوئی درآمد کا نتیجہ تھا۔ ایک جانب ان اجناس کی بلند ہوتی عالمی قیمتوں کے سبب درآمدی قیمتیں بڑھ گئیں اور دوسری جانب ملکی قلت اور زائد طلب کے باعث ان اجناس کا بلند درآمدی حجم درآمدی بل مزید بڑھانے کا باعث بنا (دیکھئے شکل 6.12)۔

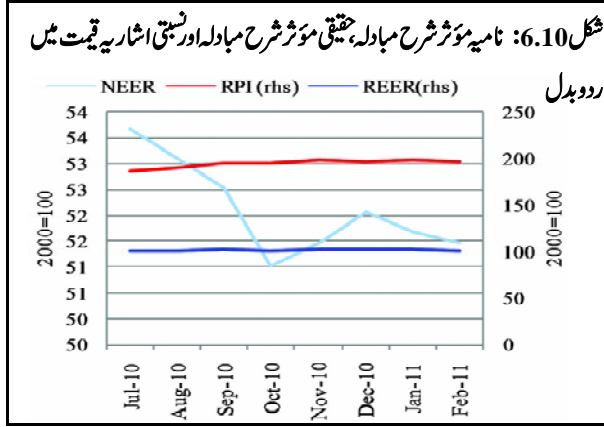
جہاں تک برآمدات کا تعلق ہے، مجموعی برآمدی نمو میں ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل دونوں شعبوں کا حصہ شامل رہا تاہم ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ نمایاں تھا (دیکھئے شکل 6.13)۔ بیرون ملک طلب بڑھنے سے 8 برآمدی حجم میں اضافہ ہوا، نیز برآمدی نرخ بڑھنے سے بھی ٹیکسٹائل کے برآمد کنندگان کو فائدہ پہنچا۔ نان ٹیکسٹائل اشیاء میں خوراک، پیٹرولیم، اور دیگر اشیاء کے گروپوں کی برآمدات میں نمو ہوئی۔

اجناس کے بلند عالمی نرخوں کی بنا پر برآمدی اشیاء کی قیمتیں بڑھ گئیں نیز روایتی منڈیوں کی طلب بہتر ہوئی اور چند نئی منڈیاں دریافت کی گئیں چنانچہ ان عوامل کے مجموعی اثر سے نان ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی عمدہ رہی۔

اجناس، بالخصوص پیٹرولیم مصنوعات اور پام آئل کے عالمی نرخوں میں اضافے کے نتیجے میں مستقبل میں درآمدی بل بڑھنے اور تجارتی خسارہ وسیع

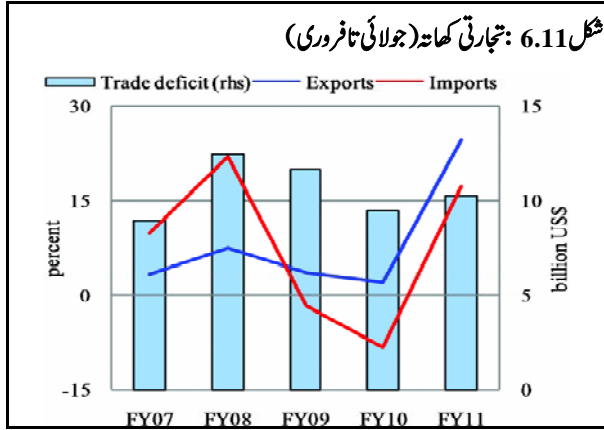
7 اس سیکشن کی بحث وفاقی ادارہ شماریات کے ڈیٹا پر مبنی ہے۔

8 جولائی تا دسمبر م 11ء کے دوران دنیا بھر سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی امریکی درآمد قدر کے لحاظ سے بالترتیب 22.8 فیصد اور 17.6 فیصد بڑھ گئی۔

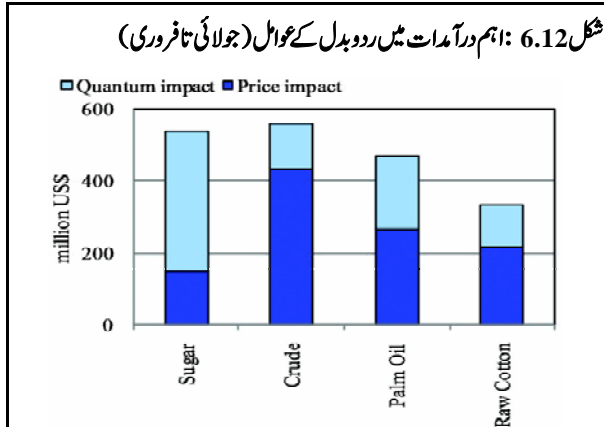


ہونے کا اندیشہ ہے۔ شکر اور کپاس جیسی بعض اہم اجناس کی قلت درآمدی بل پر اضافی بوجھ ڈالے گی۔ اگرچہ درآمدی رقوم بھی بیرونی طلب میں بہتری اور بلند نرخوں کے نتیجے میں معقول شرح سے بڑھنے کی توقع ہے تاہم زیادہ امکان یہی ہے کہ م س 11ء کے باقی عرصے میں درآمدی نمو درآمدی نمو سے بڑھ جائے گی۔

برآمدات



جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات کی شاندار نمو اور نان ٹیکسٹائل برآمدات کی معقول نمو کی مدد سے درآمدی مجموعی طور پر 24.6 فیصد رہی جبکہ گزشتہ برس اس عرصے میں 1.9 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافہ بیرونی طلب اور درآمدی قیمت بڑھنے سے ہوا۔ نان ٹیکسٹائل مصنوعات کی عمدہ درآمدی کارکردگی کا سبب منڈی کا تنوع اور زیادہ درآمدی نرخ تھے۔ ٹیکسٹائل اور نان ٹیکسٹائل شعبوں کی عمدہ کارکردگی کی بنا پر جولائی تا فروری عرصے میں برآمدات سے 15 ارب ڈالر جیسی بلند سطح پہلی بار حاصل ہوئی (دیکھئے شکل 6.14)۔ یہ رجحان برقرار رہا تو رواں مالی سال برآمدات کا نیار یکارڈ بن سکتا ہے۔

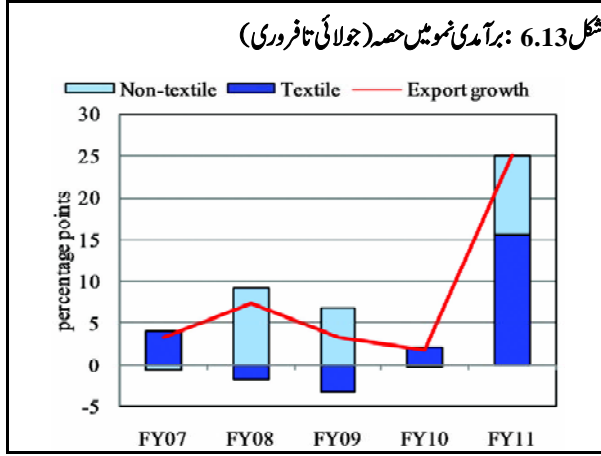


ٹیکسٹائل گروپ

امریکہ اور یورپی یونین ٹیکسٹائل کے اہم درآمد کنندگان ہیں جہاں طلب بہتر ہونے سے ٹیکسٹائل برآمدات کی نمو جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران 28.8 فیصد رہی۔ دوسرے لفظوں میں

ٹیکسٹائل برآمدات سے 8.6 ارب ڈالر حاصل ہوئے اور اس میں کم قدر اضافی اور بلند قدر اضافی کے حامل شعبوں کا حصہ تھا۔ کپاس کی کم پیداوار

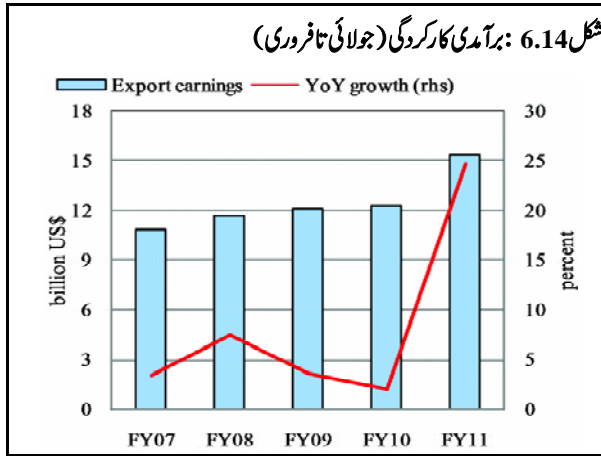
شکل 6.13: برآمدی نمومیں حصہ (جولائی تا فروری)



کے باوجود خام کپاس اور دھاگے سے گزشتہ سال کی نسبت زائد برآمدی رقوم حاصل ہوئیں کیونکہ انہیں اچھے برآمدی نرخ ملے۔

جہاں تک بلند قدر اضافی کے شعبے کا تعلق ہے، واقعاتی شواہد بتاتے ہیں کہ اس شعبے کو گزشتہ دو سال سے طلب اور رسد کے مسائل کا سامنا ہے۔ امریکہ اور یورپی یونین دونوں میں کساد بازاری نے ٹیکسٹائل کی طلب گھٹا دی تھی جس سے برآمدی آرڈر ملنا کم ہو گئے تھے، تاہم طلب میں بتدریج بہتری سے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کے اہم برآمد کنندگان بشمول پاکستان کی برآمدات مئی 11ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ گئیں (دیکھئے جدول 6.4)۔

شکل 6.14: برآمدی کارکردگی (جولائی تا فروری)



جہاں تک رسد سے منسلک مسائل کا تعلق ہے سیالیت کی کمی، خام مال کی قلت اور بجلی کی دیرینہ قلت پیداواری عمل کو بری طرح متاثر کر رہی ہے۔ ان میں سے بعض مسائل کو جزوی طور پر حل کر لیا گیا، خاص طور پر خام مال کی قلت کو دور کرنے کے لیے سوتی دھاگے کی برآمد پر پابندی لگا دی گئی۔

واقعاتی شواہد کے مطابق بعض بڑے برآمد کنندگان نے بجلی کی قلت دور کرنے کے لیے بجلی پیدا کرنے کے اپنے پونٹ نصب کر لیے ہیں۔ کپاس کی عالمی قیمتیں بڑھنے کا بھی زیر جائزہ عرصے کے دوران برآمدی قیمتوں پر مثبت اثر پڑا۔

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹیکسٹائل شعبے کی تمام اہم مصنوعات کی اکائی قدر اس عرصے میں کپاس کی

جدول 6.4: ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی امریکی طلب (جولائی تا دسمبر)				
نمونیہ میں				
ملبوسات		ٹیکسٹائل		
مئی 11ء	مئی 10ء	مئی 11ء	مئی 10ء	
26.8	-9.5	38.3	2.1	ہنگریش
20.6	-1.3	31.2	-9.1	چین
13.1	-7.2	27	-9.3	بھارت
17.1	-13.5	7.8	-10.7	پاکستان
17.6	-12.4	22.8	-12	دنیا

بلند عالمی قیمتوں کی وجہ سے بڑھ گئی۔ خام کپاس اور دھاگے کا برآمدی حجم کم ہوا تاہم اکائی قدر میں تیزی سے ہونے والے اضافے نے حجم کی کمی

جدول 6.5: ٹیکسٹائل شعبے کی مصنوعات کا تجزیہ (جولائی تا فروری)			
سال بسال تبدیلی فیصد میں			
اکائی قدر	قدر	حجم	کم قدر کی مصنوعات
106.2	12.9	-45.3	خام کپاس
81.3	44.9	-20.1	سوئی دھاگہ
23.5	33.3	7.9	سوئی کپڑے
13.5	64.2	44.7	آرٹ سلک اور مصنوعی ٹیکسٹائل
بلند قدر کی مصنوعات			
6.5	26.7	19	ہوزری (نٹ ویز)
19.9	16.5	-2.8	بستر کی چادر
7	7.1	0.1	تولے
10	33.7	21.6	تیار ملبوسات

کے اثرات کو منادیا (دیکھئے جدول 6.5)۔ بلند قدر کی تمام مصنوعات کی اکائی قدر اور حجم دونوں بڑھ گئے، صرف بستر کی چادر کا برآمدی حجم کم ہوا (دیکھئے جدول 6.5)۔

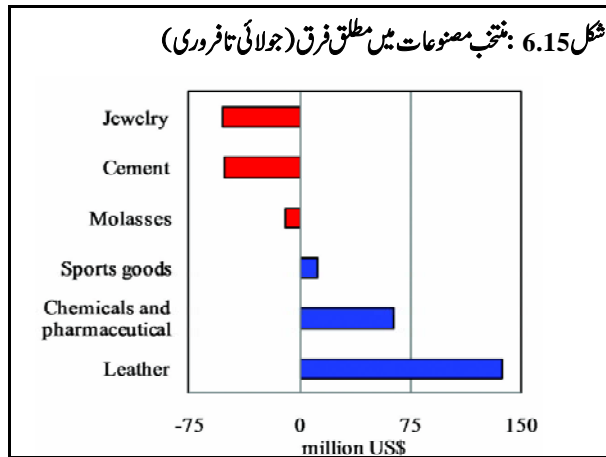
نان ٹیکسٹائل شعبہ

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ نان ٹیکسٹائل شعبے کے خوراک، پیٹرولیم اور دیگر مصنوعات سمیت تمام بڑے گروپوں کی برآمد میں زیر جائزہ عرصے کے دوران نمو ہوئی۔

خوراک کے گروپ میں بنیادی کردار مچھلی اور گوشت کی برآمد نے ادا کیا جن کی سال بسال نمو بالترتیب 27.8 اور 52.6 فیصد رہی۔ مچھلی کا برآمدی حجم زیادہ رہنے سے بلند برآمدی رقوم حاصل ہوئیں۔ شواہد کے مطابق بھاری برآمد مصر کو گئی۔ سعودی عرب کو بھیجے جانے والے گوشت کا برآمدی حجم بڑھنے سے گوشت کی برآمدی رقوم میں اضافہ ہوا، برآمد کنندگان کو بلند اکائی قدر کا بھی فائدہ پہنچا۔ چاول کے کم ہوتے ہوئے برآمدی حجم کی بنا پر اس کی برآمدات اضافے سے قاصر رہیں۔ دراصل چاول کی پیداوار کا گرنا بنیادی سبب ہے۔

پیٹرولیم گروپ کی مستحکم کارکردگی کی واحد وجہ بلند برآمدی نرخ ہیں کیونکہ زیر جائزہ عرصے کے دوران اس گروپ کا برآمدی حجم کم ہوا۔

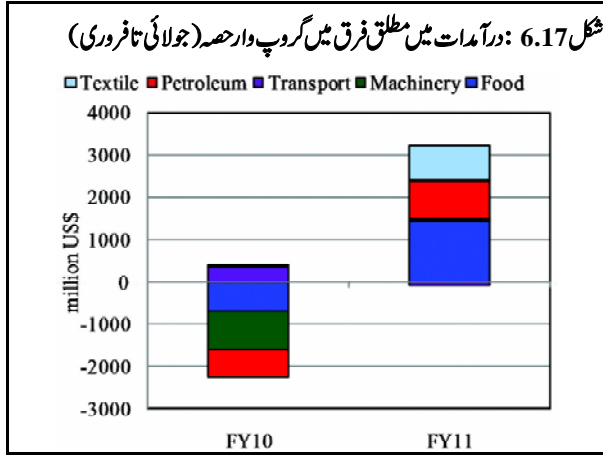
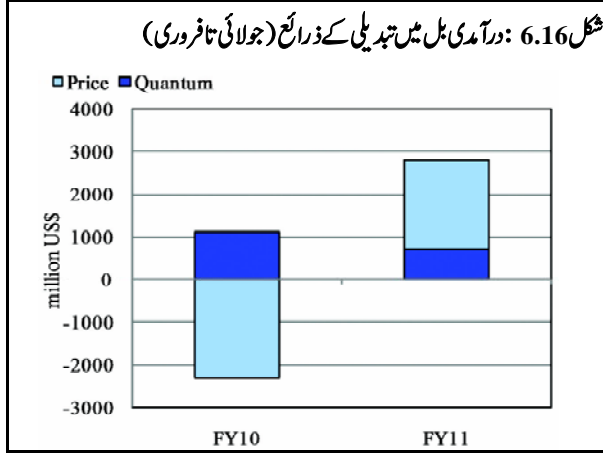
دیگر مصنوعات کے گروپ میں چمڑے، کیمیکلز اور کھیلوں کے سامان کی برآمدات بڑھ گئیں تاہم سیمنٹ، زیورات اور جوتوں کی برآمدات گرنے سے ان کا اثر کسی حد تک زائل ہو گیا (دیکھئے شکل 6.15)۔ چمڑے، کیمیکلز اور انجینئرنگ مصنوعات کی برآمدات بڑھنے کی وجوہات روایتی منڈیوں میں طلب کا بڑھنا، بعض نئی منڈیوں کا حصول اور نسبتاً بہتر برآمدی قیمتیں ہیں۔ دوسری جانب سیمنٹ کی برآمدات گرنے کی وجہ مشرق وسطیٰ کے ملکوں میں طلب کا گرنا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ بھارت میں سیمنٹ کے نئے پیداواری پونٹ لگ چکے ہیں اس لیے زیر جائزہ عرصے کے دوران وہاں بھی سیمنٹ کی برآمد کم ہوئی۔ سیمنٹ کی برآمد



کے سلسلے میں پاکستان کو سعودی عرب کی طرف سے مسابقت کا بھی سامنا ہے۔ شکر کی کم پیداوار کی بنا پر کڑی برآمد بھی کم رہی جبکہ بیرونی طلب گرنے کی وجہ سے زیورات کی برآمد بھی گر گئی۔

درآمدات

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران درآمدات میں 17.3 فیصد سال بسال نمو ہوئی جس میں بلند درآمدی نرخ اور زائد حجم دونوں کا فرما ہیں جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں درآمدات 8.2 فیصد گر گئی تھیں۔ م س 10ء میں اگرچہ درآمدی حجم بڑھا تھا تاہم درآمدی نرخ اتنے زیادہ گرے ہوئے تھے کہ انہوں نے زائد حجم کے اثرات زائل کر دیے۔ بہر حال م س 11ء میں درآمدی نرخ اور حجم دونوں کے بڑھنے سے درآمدی بل میں اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.16)۔



گروپ وار تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیر جائزہ عرصے کے دوران ٹرانسپورٹ گروپ کے سوا دیگر تمام بڑے گروپوں کی درآمدات میں خاصا اضافہ ہوا (دیکھئے شکل 6.17)۔ درآمدی اخراجات بڑھانے میں غذائی گروپ کا حصہ سب پر بھاری رہا۔ ٹیکسٹائل گروپ کی درآمدات میں بھی کافی اضافہ دیکھا گیا کیونکہ کپاس کی ملکی پیداوار کم ہوئی تھی۔ دوسرے کپاس کی بلند قیمتیں بھی درآمدی بل مزید بڑھانے کا باعث بنیں۔ اسی طرح خام تیل کی نسبتاً بلند قیمتوں سے پیٹرولیم گروپ کی درآمدات بڑھ گئیں۔

غذائی گروپ کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ درآمدات بڑھنے میں زیادہ کردار شکر، پام آئل، اور دالوں کا تھا (دیکھئے جدول 6.6)۔ ملک میں شکر کی قلت کی بنا پر درآمدی شکر پر انحصار بڑھ گیا۔ پام آئل کی درآمدی ڈیوٹی⁹ کم ہونے سے درآمدی حجم بڑھ گیا، دوسری طرف اس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے درآمدی بل پر اضافی دباؤ ڈالا۔

⁹ خام پام آئل پر درآمدی ڈیوٹی 8 ہزار روپے فی میٹرک ٹن سے گھٹا کر 7 ہزار روپے فی میٹرک ٹن کر دی گئی تھی۔

جدول 6.6: غذائی درآمدات میں روپے کے ذرائع (جولائی تا فروری)			
ملین ڈالر			
مجموعی روپے	قیمت کا اثر	حجم کا اثر	
39.4	30.9	8.5	دودھ کی مصنوعات
5.2	-0.9	6.1	میوے
40.2	1.2	39	چائے
27.3	17.1	10.2	مسالہ جات
414.8	217.1	197.6	پام آئل
536.6	163.2	373.4	شکر
119.5	40.4	79.1	دالیں

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران پیٹرولیم گروپ کی درآمدات میں 908 ملین ڈالر اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس عرصے میں درآمدی اخراجات 650 ملین ڈالر کم ہو گئے تھے۔ حالیہ اضافے میں اہم عنصر درآمدی نرخوں کا بڑھنا ہے۔ جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران اوسط درآمدی نرخ 577 ڈالر فی میٹرک ٹن رہے جو کہ م س 10ء کے دوران 494 ڈالر فی میٹرک ٹن تھے۔

ٹیکسٹائل گروپ کی درآمدات زیر جائزہ عرصے کے دوران 74.7 فیصد بڑھ گئیں جس میں بلند برآمدی حجم اور بلند نرخ دونوں کا فرما ہیں۔ ملک میں تباہ کن سیلاب کے باعث کپاس کی قلت¹⁰ نے درآمدی کپاس پر انحصار بڑھایا جبکہ کپاس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں سے درآمدی بل مزید بڑھ گیا۔

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران مشینری گروپ کی درآمدات میں 0.3 فیصد نمو ہوئی جس میں زیادہ حصہ ٹیکسٹائل مشینری اور ٹیلی مواصلات کی مشینری کا تھا۔ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد درآمدی ڈیوٹی کے خاتمے کے بعد سے ستمبر 2009ء¹¹ سے بڑھ رہی ہے۔ طویل مدتی ماکاری سہولت¹² میں ٹیکسٹائل مشینری کی شمولیت سے بھی اس کے درآمد کنندگان کو آسانی ہوئی۔ سیلوفون کی بلند طلب کے باعث ٹیلی مواصلات کی درآمدات بھی بڑھ گئیں۔

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات 7.3 فیصد گر گئیں جس کی بنیادی وجہ جہازوں، بحری جہازوں اور کشتیوں اور دیگر ذرائع نقل و حمل کے زمرے میں ہونے والی کمی تھی۔ دوسری جانب روڈ پر چلنے والی گاڑیوں کی درآمد بلند ملکی طلب کے باعث 14.1 فیصد بڑھ گئی۔

جولائی تا فروری م س 11ء کے دوران زرعی اور کیمیکل گروپ کی بھی درآمدات کم ہوئیں جس کی اہم وجہ کھاد کی درآمد کا گرنا ہے۔ واضح رہے کہ ملک میں کھاد کی پیداوار بڑھنے سے اس کی درآمد پر انحصار کم ہو گیا ہے۔

¹⁰ تخمینے کے مطابق کپاس کی پیداوار میں 1.2 ملین کھانوں کی کمی ہوگی۔

¹¹ ٹیکسٹائل مشینری پر درآمدی ڈیوٹی 5 فیصد تھی جو ایل س آر 2009 / (I) 809 مؤرخہ 19 ستمبر 09ء کے تحت ختم کر دی گئی تھی۔

¹² ایل س ایم ای ایف ڈی سرکولر نمبر 3 ہر اے 2010ء

فہرست اصطلاحات (انگریزی حروف تہجی کے لحاظ سے)

aggregate demand	مجموعی طلب
apparel	لباسات
balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
broad money	زرو سچ
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
core inflation	قوزی گرانی
credit	قرضہ
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfers	جاری منتقلیاں
deposits	امانتیں
direct tax	بلا واسطہ ٹیکس
domestic debt	ملکی قرضہ
double digit	دو ہندسی
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
food inflation	غذائی گرانی
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
liquidity	سیالیت
monetary aggregates	زری مجموعے
monetization	تسلیک
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت

فہرست اصطلاحات (اردو حروف تہجی کے لحاظ سے)

balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
deposits	امانتیں
Foreign Direct Investment	براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
direct tax	بلا واسطہ ٹیکس
consumer durables	پائیدار صارفی اشیا
monetization	تمسک
Wholesale Price Index	تھوک اشاریہ قیمت
current account deficit	جاری حسابات کا خسارہ
current transfers	جاری منتقلیاں
Net Domestic Assets (NDA)	خالص ملکی اثاثے
double digit	دو ہندسی
monetary aggregates	زری مجموعے
broad money	زرو سچ
liquidity	سیالیت
Consumer Price Index	صارف اشاریہ قیمت
food inflation	غذائی گرانہ
credit	قرضہ
core inflation	قوی گرانہ
financial account	مالی کھاتہ
fiscal deficit	مالیاتی خسارہ
aggregate demand	مجموعی طلب
apparel	لباسات
domestic debt	ملکی قرضہ